سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

منگل،10-مارچ2020

(یوم الثلاثہ،14-رجب المرجب1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد 20 : شمارہ 2

105

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ10-مارچ2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 25-فروری2020 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1- محترمہ سبین گل خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی انسانی زندگی کے لئے بنیادی ضرورت ہے لیکن عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہیں۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 19-الف میں دیئے گئے حق معلومات اور آرٹیکل 25-الف میں دی گئی مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کی طرح پاکستان کے ہر شہری کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو بھی بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے۔

2- جناب محمد ایوب خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ دیگر صوبوں کی طرز پر صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کو اپنی مدت ملازمت مکمل ہونے کے بعد گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے فی الفور قانون سازی کی جائے اور قواعد وضوابط مرتب کئے جائیں۔

106

موجودہ قرارداد

محترمہ مہوش سلطانہ: صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 6 فروری 2020 کو ملک عطاء محمد خان کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ایک بارعب اور انفرادی حیثیت کے مالک تھے۔ وہ 25-اکتوبر1941 کو پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم ایچی سن کالج اور اعلیٰ تعلیم آکسفورڈ یونیورسٹی سے حاصل کی۔ مرحوم نواب آف کالاباغ ملک محمد امیر خان کے داماد تھے۔ ان کے نانا ملک محمد نواز خان سابق وفاقی وزیر اور فرانس میں پاکستان کے سفیر رہے۔ مرحوم، سابق وزیر معدنیات چودھری شیر علی کے کزن تھے۔ مرحوم نے پاکستان میں نیزہ بازی اور Bull Racing کے فروغ کے لئے بہت کام کیا۔ انہوں نے دُنیا کے سامنے پاکستان کا ایک ثقافتی، تاریخی اور پُرامن ملک کا تاثر پیش کیا۔ مرحوم نےTent Pegging کے بے شمار عالمی مقابلوں میں حصہ لیا اور بہت سے اعزازات پاکستان کے نام کئے۔ BBCاور International Sports Channel نے ان پر Documentaries بنائیں اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ وطن عزیز کے لئے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

یہ ایوان ان کی خدمات پر ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دُعا گو ہے۔

107

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

منگل، 10-مارچ 2020

(یوم الثلاثہ، 14-رجب المرجب 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾
وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ
مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۖ
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾

سورۃ الانفطار آیات 13 تا 19

بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔(13) اور بدکردار دوزخ میں (14) (یعنی) جزاء کے دن اس میں داخل ہوں گے (15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے؟ (17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے (18) جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز اللہ ہی کا ہو گا (19) وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

خدا کا ذکر کرے ذکرِ مصطفےٰ نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے
درِ رسُول پر ایسا کبھی نہیں دیکھا
کوئی سوال کرے اور وہ عطا نہ کرے
کہا خدا نے شفاعت کی بات محشر میں
پہل حبیب کرے کوئی دوسرا نہ کرے
اسیر جس کو بنا کر رکھیں مدینے میں
تمام عمر رہائی کی وہ دُعا نہ کرے

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر972 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1205 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر1724 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: میاں غلام نبی پارک مسلم آباد
فتح گڑھ میں سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*1724: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ علاقہ میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ لاہور میں مسجد سیدنا صدیق اکبر کے بالمقابل سیوریج سسٹم اکثر بند اور خراب رہتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیوریج سسٹم بند اور گٹروں کے اوور فلو ہونے کی وجہ سے گلیوں میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گلیوں میں گندہ پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں اور ذہنی اذیت کا شکار ہو گئے ہیں؟

(د) کیا حکومت میاں غلام نبی پارک میں نیا سیوریج سسٹم ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ علاقہ میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ لاہور میں مسجد سیدنا صدیق اکبر کے بالمقابل سیوریج سسٹم اکثر بند اور خراب ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ سیوریج سسٹم بند اور گٹروں کے اوور فلو ہونے کی وجہ سے گلیوں میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ مذکورہ علاقہ میں شکایت کی صورت میں فوری طور پر ازالہ کر دیا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ گلیوں میں گندہ پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں اور ذہنی اذیت کا شکار ہو گئے ہیں۔

(د) حکومت میاں غلام نبی پارک میں نیا سیوریج سسٹم ڈالنے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ میاں غلام بنی پارک میں سیوریج کا نظام بالکل درست کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال دو ماہ پہلے بھی متعلقہ ڈیپارٹمنٹ میں submit کروایا تھا اور چیئرمین صاحب نے سیکرٹری سے کہا تھا کہ مہربانی کر کے آپ اس سوال سے متعلقہ رپورٹ submit کروائیں تو ابھی دو دن پہلے تک میاں غلام نبی پارک مسلم آباد فتح گڑھ لاہور میں مسجد سیدنا صدیق اکبر سے لے کر ریلوے لائن تک پوری گلی blocked تھی۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ 2017 میں، میں نے ڈیپارٹمنٹ سے یہ سوال کیا تھا اور انہوں نے مجھے جواب دیا کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے سیوریج کی کچھ چیزیں block ہیں They will be installed again. لیکن 2017 سے 2019 تک وہاں پر کوئی سسٹم انسٹال نہیں ہوا، ابھی بھی دو ماہ پہلے تک وہاں کے شہری یہی کہہ رہے ہیں کہ سیوریج سسٹم block ہونے کی وجہ سے گلیوں میں پانی کھڑا ہے۔

جناب سپیکر! دو سال پہلے بھی یہ سوال کیا گیا تھا تو یہی جواب تھا اب دو سال بعد دوبارہ سوال کیا ہے تو پھر وہی جواب ہے So I want to ask him did somebody go there and did a survey to see whether sewerage is the actually working or not? Two days back it was not working لیکن یہاں انہوں نے مجھے یہ جواب دیا ہے کہ وہاں سیوریج ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! محترمہ حنا پرویز بٹ کی طرف سے last time بھی یہ سوال put کیا گیا تھا اور اُس وقت میں نے ان سے یہ گزارش کی تھی کہ آپ نے جس مسئلہ کی طرف نشاندہی کی ہے اس کو ہم نے محکمہ کے ساتھ take up کیا ہے۔ اُس وقت بھی میں نے جواب دیا تھا کہ اس specific آبادی میں سیوریج کا کوئی مسئلہ نہیں ہے اور وہاں پر اس وقت سیوریج لائن functional ہے۔ بارشوں کے موسم میں جب وہاں پر پانی کھڑا ہوتا ہے تو وقتی طور پر سیوریج لائن ضرور بند ہو جاتی ہے لیکن واسا کا عملہ فوراً وہاں پر جا کر اسے ٹھیک کر دیتا ہے۔ یہ کہنا کہ دو مہینے پہلے بھی وہاں پر سیوریج لائن ہو گئی تھی درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے کہ وہاں پر سیوریج سسٹم کو چیک کرنے کے لئے کسی کو بھجوایا جائے تو میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں personally اس علاقے کا visit کر کے آیا ہوں کیونکہ مجھے علم تھا کہ میری محترمہ colleague کا اس آبادی میں interest ہے۔ جن گلیوں یا آبادی کی محترمہ نے نشاندہی فرمائی ہے میرے پاس ان گلیوں اور آبادی کی آج کی pictures موجود ہیں۔ وہاں پر سیوریج کا پانی نہیں ہے بلکہ گلیاں اور سڑکیں بالکل صاف ستھری ہیں اگر محترمہ چاہتی ہیں تو ہم ان کو اپنے ساتھ لے جا کر اس علاقے کا visit کرانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ حنا پرویز بٹ! اب تو فوٹو بھی آگئی ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے سال 2017 میں جو جواب دیا گیا تھا میرے پاس اس وقت وہ موجود ہے۔ اس جواب میں لکھا ہوا ہے کہ کچھ پرانی سیوریج لائنز کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے اور فنڈز کی دستیابی نہ ہونے کی وجہ سے یہ تبدیل نہیں ہو سکیں۔

جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری مجھے بتا دیں کہ 2017 سے لے کر اب تک اس علاقے میں کون کون سی سیوریج لائنز تبدیل کی گئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں محترمہ حنا پرویز بٹ کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ پچھلے 35 یا 10 سالوں کا بوجھ ہم پر نہ ڈالیں۔ ہم پچھلے دو سالوں کے لئے جواب دہ ہیں۔ 2017 میں اگر وہاں پر سیوریج لائن خراب تھی یا تبدیل نہیں کی گئی تو اس کی ذمہ دار اُس وقت کی حکومت ہے۔ اُس وقت ان کی اپنی حکومت تھی تو انہوں نے اس مقصد کے لئے کیوں فنڈز مہیا نہیں کروائے؟ ہم نے ڈیڑھ سال کے عرصہ میں نہ صرف اس سیوریج لائن کو functional کیا ہے بلکہ یہ ensure کیا ہے کہ وہاں پر آئندہ کبھی بھی سیوریج کا مسئلہ درپیش نہ آئے۔ انشاءاللہ تعالیٰ from now onwards ہم آپ کو یقین دہانی کراتے ہیں کہ آپ کو اس علاقے میں کبھی سیوریج کا problem نہیں آنے دیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2356 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سال 19-2018 کے دوران باغ جناح اور ریس کورس میں پودے لگانے اور عوامی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***2356: چودھری اختر علی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال19-2018 کے دوران باغ جناح لاہور اور ریس کورس پارک لاہور میں کل کتنے پودے لگائے گئے نیز ان پودوں کے لگانے پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی، علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) باغ جناح اور ریس کورس پارک لاہور میں عوام کو تفریحی سہولیات پہنچانے کے لئے کیا کیا اقدامات اُٹھائے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) سال19-2018 کے دوران ریس کورس پارک میں کل 3597 مختلف قسم کے پودے لگائے گئے یہ سارے پودے کچھ پی ایچ اے کی نرسریوں سے لئے گئے ہیں۔ اور کچھ تنظیموں نے عطیہ کئے ہیں ان پر حکومت نے کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(ب) ریس کورس پارک لاہور میں عوام الناس کو تفریح کی سہولیات پہنچانے کے لئے کئی قسم کے اقدامات کئے گے ہیں۔ جن میں بچوں کے جھولے، سپیشل چلڈرن پارک، کشتی رانی، فری پارکنگ سٹینڈ اور جوگنگ ٹریک کی سہولیات کے ساتھ ساتھ لیڈیز اینڈ جینٹس جم مع کوچز (لیڈیز اینڈ جینٹس) فری مہیا کئے گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ چار کنٹینر بھی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ سوال 19-دسمبر 2019 کے ایجنڈے پر بھی تھا اور اس سوال کو آپ نے pending کیا تھا۔ سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ سال19-2018 کے دوران باغ جناح لاہور اور ریس کورس پارک لاہور میں کل کتنے پودے لگائے گئے نیز ان پودوں کے لگانے پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی، علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

جناب سپیکر! اسی طرح سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ باغ جناح اور ریس کورس پارک لاہور میں عوام کو تفریحی سہولیات پہنچانے کے لئے کیا کیا اقدامات اُٹھائے گئے ہیں؟ انہوں نے اپنے جواب میں ریس کورس پارک لاہور کا بتا دیا ہے۔ بے شک جواب ادھورا ہے بہرحال

انہوں نے ریس کورس پارک کے حوالے سے جواب دے دیا ہے لیکن باغ جناح لاہور کے حوالے سے کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں استدعا کرتا ہوں کہ محکمہ کی طرف سے جس نے یہ جواب دیا ہے اس کے خلاف کارروائی کی جائے اور مکمل جواب آنے تک اس سوال کو pending فرمایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! معزز ممبر کی بات بالکل درست ہے۔ جب last time انہوں نے سوال کیا تھا تو اس وقت محکمہ کی طرف سے یہی جواب آیا تھا۔

جناب سپیکر! انہوں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ باغ جناح لاہور اور ریس کورس پارک میں کل کتنے پودے لگائے گئے ہیں نیز ان پودوں کے لگانے پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی ہے؟ محکمہ کی طرف سے جو تحریری جواب دیا گیا ہے اس میں ریس کورس پارک کے حوالے سے جواب دیا گیا ہے لیکن میرے پاس باغ جناح لاہور کے حوالے سے بھی جواب موجود ہے۔ میرے پاس جو فائل ہے اس میں جوابات آگے پیچھے ہو گئے ہیں۔ باغ جناح لاہور کے حوالے سے جواب بھی میرے پاس موجود ہے اگر معزز ممبر اسے دیکھنا چاہتے ہیں تو میں ان کی خدمت میں یہ جواب بھجوا دیتا ہوں۔ اس جواب میں تفصیل موجود ہے۔

جناب سپیکر! تحریری جواب میں لکھا گیا ہے کہ سال 19-2018 کے دوران ریس کورس پارک میں کل 3597 مختلف قسم کے پودے لگائے گئے۔ ان میں سے کچھ پودے پی ایچ اے کی نرسریوں سے لئے گئے ہیں اور کچھ پودے مختلف تنظیموں اور این جی اوز نے عطیہ کئے ہیں۔ ان پودوں پر حکومت نے کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ کا یہ جواب تو آیا ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! یہ ریس کورس پارک کے حوالے سے جواب ہے۔ باغ جناح کے حوالے سے جواب بھی میری فائل میں موجود ہے اگر آپ فرمائیں تو میں اسے پڑھ دیتا ہوں۔ میرے پاس باغ جناح لاہور اور ریس کورس پارک لاہور دونوں کا جواب موجود ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! میری بات سُنیں۔ میرے پاس سوالات اور جوابات کی جو کاپی ہے اس میں صرف ریس کورس پارک کا جواب دیا گیا ہے جبکہ اس میں باغ جناح کے حوالے سے جواب موجود نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! مجھے جوابات کی جو کاپی دی گئی ہے اس میں باغ جناح کے حوالے سے بھی جواب موجود ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس باغ جناح کے حوالے سے جواب ہو گا لیکن میرے پاس جو کاپی ہے اس میں باغ جناح کے حوالے سے جواب نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! اگر آپ حکم دیں تو میں on the floor of the House اس کا جواب پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ بتا دیں کہ اس وقت باغ جناح کے حوالے سے latest position کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! باغ جناح لاہور میں لگائے گئے مختلف اقسام کے پودوں کی تعداد 9500 ہے۔ یہ پودے 19-2018 میں لگائے گئے تھے۔ یہ پودے باغ کی نرسری میں تیار کئے گئے تھے اور باغ کے مالیوں نے لگائے تھے۔ نایاب پودے لگانے اور نمائش پر تقریباً 8 لاکھ 37 ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اس کے لئے کوئی خصوصی رقم مختص نہیں کی گئی۔ باغ جناح کو جو سالانہ رقم ملتی ہے اسی میں سے یہ اخراجات کئے گئے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ parliament ہے اور اس میں وہی بات پڑھی اور سُنی جاتی ہے جو ایجنڈے پر موجود ہو۔ ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم ممبران کو سوالات کا اس وقت پتا چلتا ہے جب ہم ایوان میں آتے ہیں۔ ہمیں جو تحریری جواب مہیا کیا جاتا ہے ہم نے وہی پڑھنا ہوتا ہے۔ اس تحریری جواب میں ریس کورس پارک کے حوالے سے جواب موجود ہے جبکہ باغ جناح کے بارے میں جواب نہیں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری کے پاس باغ جناح کے حوالے سے جواب موجود ہو گا لیکن ہمیں یہ جواب مہیا نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے استدعا ہے کہ اس سوال کو pending کر دیں اور جواب دہی کی جائے کہ آپ کے حکم پر عملدرآمد کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اس سوال کو pending نہیں کیا جا سکتا۔ آپ درست کہہ رہے ہیں کہ تحریری جواب جو آپ کو یا مجھے مہیا کیا گیا ہے اس میں باغ جناح کے حوالے سے جواب موجود نہیں ہے اور میں نے آپ کی بات کی تائید کی ہے لیکن پارلیمانی سیکرٹری کے پاس باغ جناح کے حوالے سے جواب موجود تھا اور انہوں نے آپ کو یہ جواب پڑھ کر سُنایا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری اس جواب کی کاپی آپ کو دے دیتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! مجھے جو جواب مہیا کیا گیا ہے اس میں باغ جناح کے حوالے سے جواب موجود نہیں ہے بہر حال آپ کا جو حکم ہو گا میں اسے تسلیم کروں گا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ کی بات صحیح ہے۔ یہ ان کے محکمہ کی نالائقی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ اپنے محکمہ کے ذمہ داران سے اس بابت پوچھیں کہ انہوں نے باغ جناح کے حوالے سے جواب print کیوں نہیں کیا، کیا متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری اس وقت آفیشل گیلری میں موجود ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! محکمہ کے سیکرٹری اس وقت آفیشل گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: محکمہ کے سیکرٹری کو اس چیز کا نوٹس لینا چاہئے کیونکہ باغ جناح کے حوالے سے جواب مجھے اور نہ ہی معزز ممبران کو مہیا کیا گیا ہے جبکہ پارلیمانی سیکرٹری کے پاس یہ جواب موجود ہے۔ آئندہ سے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ اس جواب کی کاپی چودھری اختر علی کو دے دیں۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3094 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی۔72 یونین کونسل حضور پور کے چکوک میں پینے کے صاف پانی کی عدم فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3094: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔72 ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ میں سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنے چکوک، قصبوں اور آبادی کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل حضور پور کے تمام چکوک میں پانی پینے کے قابل نہ ہے جس کی وجہ سے ہپاٹائٹس جیسی موذی امراض میں روزبروز اضافہ ہو رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب مذکورہ یونین کونسل کے تمام چکوک کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) تحصیل بھیرہ اور بھلوال ضلع سرگودھا میں واٹر سپلائی اور سیوریج ڈرینج کے مندرجہ ذیل منصوبہ جات برائے مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں زیر تعمیر ہیں۔

تحصیل بھیرہ پی پی۔ 72

	کل آبادی	بجٹ 19-2018	بجٹ 20-2019
ایک واٹر سپلائی سکیم بھیرہ	37776	5.427-M	11.035-M

تین سیوریج ڈرینج سکیم

سیوریج ڈرینج سکیم میانی	19696	3.750-M	10.000-M
سیوریج ڈرینج سکیم گھمیاٹ	3203	0.857-M	2.307-M
سیوریج ڈرینج سکیم مڈھ پرگنہ اسلام پورہ موڑ	15007	1.094-M	4.040-M

حلقہ پی پی-72 کے 37776 نفوس کو واٹر سپلائی اور 37906 نفوس کو سیوریج ڈرینج کی سہولت 30.06.2020 میں مہیا کر دی جائے گی۔

(ب) یونین کونسل حضور پور دریائے جہلم بائیں کنارے پر واقع ہے جس کی وجہ سے زیر زمین پانی قابل استعمال ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے صوبہ کے تمام دیہات کو فراہمی آب و نکاسی آب کا ایک مربوط پروگرام بنا رکھا ہے۔ باری آنے پر حلقہ پی پی-72 تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کے تمام چکوک کو فراہمی آب و نکاسی آب کی سہولت مہیا کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے جس سکیم کے بارے میں سوال جمع کرایا ہے کیا یہ 18-2017 اور 20-2019 کی ongoing سکیم ہے یا نئی سکیم ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میرے بھائی نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ پی پی-72 ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ میں سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنے چکوک، قصبوں اور آبادی کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کی گئی؟

جناب سپیکر! محکمہ نے اس کا جواب دیا ہے کہ 19-2018 اور 20-2019 میں زیر تعمیر جو سکیمیں اس وقت چل رہی ہیں وہ ongoing ہیں۔ ان سکیموں میں ایک واٹر سپلائی سکیم بھیرہ ہے اور تین سکیمیں سیوریج ڈرینج کی ہیں۔ یہ سکیمیں اس وقت ongoing ہیں اور یہ 30-جون 2020 تک مکمل کر لی جائیں گی۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شاید پارلیمانی سیکرٹری میرا ضمنی سوال سمجھ نہیں سکے لہٰذا میں اپنے سوال کو repeat کر دیتا ہوں۔ میں نے جو سوال جمع کروایا ہے اس حوالے سے میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ سکیم ongoing ہے یا نئی ہے، کیا یہ سکیم 18-2017 اور 19-2018 میں موجود تھی یا سال 20-2019 میں نئی دی گئی ہے اور میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ پرانی ongoing سکیم ہے یا پھر نئی سکیم ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میرے بھائی جناب صہیب احمد ملک نے جو کچھ پوچھا ہے میں اس کی ابھی confirmation نہیں کر سکتا کیونکہ میرے پاس اس وقت ongoing سکیم کے حوالے سے specific جواب موجود نہیں ہے۔ محکمہ کی طرف سے مجھے صرف سکیموں کی تعداد اور ان کے completion time کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یہ انفارمیشن لے کر مہیا کر دوں گا کہ آیا یہ ongoing سکیم ہے اور کون سے سال کی ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ یہ انفارمیشن ابھی آفیشل گیلری سے منگوا لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! محکمہ کے سیکرٹری اس وقت آفیشل گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں تو یہ ابھی ان سے پوچھ لیں کہ کیا یہ ongoing سکیم ہے یا پرانی سکیم ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ یہ انفارمیشن لے لیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! یہ ongoing سکیم ہے لیکن یہ کس تاریخ سے ongoing سکیم ہے یہ میں معلوم کر کے معزز ممبر کو بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: کیا یہ سکیم 2017 کی ہے؟ اگر یہ سکیم 2017 کی ہے تو اُس وقت ان کی اپنی حکومت تھی۔ انہی کی حکومت میں یہ سکیم شروع ہوئی تھی اور موجودہ حکومت تو بعد میں برسر اقتدار آئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! یہ 2016-17 کی ongoing سکیم ہے۔اس سکیم کو ان کی اپنی حکومت نے شروع کیا تھا اور یہ سکیم انشاءاللہ 30۔جون 2020 تک مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اکثر سوالات کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ پچھلے دس سال کی حکومت والوں سے پوچھیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری نے ایسا نہیں کہا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اکثر ہاؤس کے اندر یہ بات ہوتی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ اس کو clear کر دوں۔اب میں اپنے ضمنی سوال نمبر 2 پر آتا ہوں۔واٹر سپلائی سکیم بھیرہ کے لئے انہوں نے 11.035 ملین روپے کا بجٹ رکھا ہے۔2018 کے بعد بھیرہ واٹر سپلائی سکیم extendable ہو گئی ہے۔It's a walled city.، یہ پرانا شہر ہے، یہ شیر شاہ سوری کے وقت کا شہر ہے اور یہاں پر آبادی میں اضافہ ہوا ہے۔یہاں پر نئی آبادیاں قائم ہوئی ہیں۔بھیرہ شہر کے ارد گرد نئی آبادیاں بن رہی ہیں۔وہاں پر صدیق آباد کالونی اور اسلام پور روکڑی کالونی نئی قائم ہوئی ہیں تو کیا حکومت اس واٹر سپلائی سکیم کو extend کرتے ہوئے ان آبادیوں تک لے جانے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری اس کو تھوڑا سا define کر دیں۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میرے فاضل دوست نے جس سکیم کے بارے میں بات کی ہے یہ 2016-17 کی ongoing سکیم ہے۔جب اس سکیم کا estimate تیار کیا گیا تھا تو obviously یہ چیز مد نظر رکھی گئی ہوگی کہ آبادی پھیل رہی ہے اگر انہوں نے یہ provision اس سکیم کے اندر رکھی ہوئی ہے تو پھر یہ سکیم ان نئی آبادیوں کو بھی cater کرے گی لیکن اگر آپ نے اس مخصوص آبادی کے مطابق اس سکیم کی estimated cost دی ہے تو پھر یہ سکیم ان نئی آبادیوں کو cater نہیں کر سکے

گی۔البتہ معزز ممبران آبادیوں کے لئے نئی سکیم identify کر دیں تو ہم اس کا estimate کروا دیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! مجھ سے پہلے اس علاقے کے ایم پی اے میرے بڑے بھائی ڈاکٹر مختار احمد بھرتھ تھے اور اب وہ ایم این اے ہیں۔ہم نے جو سکیم دی تھی اس کے مطابق یہ مکمل نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر: میری بات سُنیں۔جب آپ کی حکومت تھی تو انہوں نے اس واٹر سپلائی سکیم کا estimate لگایا اور انہوں نے کہا کہ یہ سکیم تین سال میں مکمل ہو گی۔اسی حساب سے اس سکیم کا estimate لگایا گیا تھا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں اور میری بات ختم ہونے سے پہلے نہ بولیں۔دیکھیں، کوئی بھی حکومت ہو جب متعلقہ محکمہ کے لوگ کسی سکیم کا estimate لگاتے ہیں تو وہ پہلے assess کرتے ہیں کہ یہ سکیم تین یا چار سال میں مکمل ہو گی اور اس حوالے سے تمام صورتحال کو مدنظر رکھا جاتا ہے کہ تین یا چار سال بعد آبادی میں کتنا اضافہ ہو جائے گا۔ظاہر ہے کہ جب سابقہ حکومت کے لوگوں نے اس سکیم کا estimate تیار کیا ہو گا تو ان تمام حالات کو مدنظر رکھا گیا ہو گا۔موجودہ حکومت نے اس سکیم کو ہوبہو آگے چلایا ہے۔موجودہ حکومت نے اس سکیم میں کوئی alteration نہیں کی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ یہ سکیم اسی طرح مکمل نہیں کی جا رہی جس طرح تیار کی گئی تھی۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سُن لیں۔آپ بیٹھ جائیں۔کیا آپ کی سیٹ پر سپرنگ لگے ہوئے ہیں کہ آپ بار بار کھڑے ہو جاتے ہیں۔موجودہ حکومت نے آپ کی واٹر سپلائی سکیم میں کوئی تبدیلی نہیں کی بلکہ اسی سکیم کو مکمل کیا جا رہا ہے۔آپ کا اعتراض اس لئے valid نہیں ہے کیونکہ یہ سکیم ہوبہو follow ہو رہی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کی بات بالکل قابل اعتماد ہے۔ آپ کی بات پر ہماری کوئیsecond opinion نہیں ہے لیکن میں نے یہ سوال نہیں کیا۔خود پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ آپ کی ڈویلپمنٹ سکیم ویسے ہی مکمل ہو گی جیسے تیار کی گئی تھی۔ آپ بھی یہی فرما رہے ہیں کہ ہم نے جو سکیم اُس وقت دی تھی اسی کے مطابق مکمل ہو گی۔

جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ تبدیلی سرکار غریب عوام کا نقصان کر رہی ہے۔ ہم نے پہلے جن maps کے ذریعے سکیم دی تھی وہ میں معزز پارلیمانی سیکرٹری کے ساتھ share کر لیتا ہوں۔ آپ کا بھی حکم آگیا ہے تو میں یہ maps ان کے ساتھ share کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میری صرف یہی گزارش ہے کہ مہربانی کر کے اسی کے مطابق اس سکیم کو مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ پارلیمانی سیکرٹری کو ان maps کے بارے میں بتا دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ابھی تیسرا سوال باقی ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے پہلے ہی پانچ چھ ضمنی سوال پوچھ لئے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں تو گن کر ضمنی سوال پوچھتا ہوں کیونکہ آپ مجھے time نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ اپنا تیسرا ضمنی سوال پوچھ لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا تیسرا اور آخری ضمنی سوال سیوریج ڈرین سکیم مڈھ پرگنہ اسلام پورہ موڑ کے بارے میں ہے۔ اس علاقے میں ایک مرکزی سڑک میانی سے ملک وال جا رہی ہے اور اس پر ایک بلال کالونی آباد ہے۔ یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی تھی۔

جناب سپیکر! میں نے متعلقہ XEN سے اس بابت بات کی تو انہوں نے مہربانی کرتے ہوئے بلال کالونی تک سڑک کو repair کر دیا ہے۔ اسی طرح میانی سے گھگھیاٹ روڈ کی حالت بھی بہت زیادہ خراب ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ سڑک اس map کے اندر ہے لہٰذا مہربانی کر کے اس کو intact کر کے وہ رستہ بھی بنوا دیں۔ مجھے خدشہ ہے کہ یہ فنڈز کہیں اور نہ لگ جائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میرے بھائی نے واٹر سپلائی سکیموں کے بارے میں specific سوال پوچھا تھا اور اس کی تفصیل دے دی گئی ہے۔

جناب سپیکر معزز ممبر نے اپنے ضمنی سوال میں ابھی ایک specific روڈ کا ذکر کیا ہے اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اس سڑک کی condition ٹھیک نہیں ہے تو یہ میرے ساتھ share کر لیں میں انشاءاللہ تعالیٰ اس کو expedite کروا دوں گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1409 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہوئی ہے کہ میرے سوال کو pending کیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد صفدر شاکر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1540 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی-104 کے دیہات میں
واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*1540: **جناب محمد صفدر شاکر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-104 ضلع فیصل آباد کے کن دیہات میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں ان چکوک کے نام بتائیں؟

(ب) کیا حکومت اس حلقہ میں مزید واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے حلقہ پی پی-104 کے کسی بھی دیہات میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہیں کیا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے آب پاک اتھارٹی بنائی ہے جو کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں صاف پانی مہیا کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے اور جلد ہی تمام اضلاع میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا عمل شروع ہو جائے گا۔ حلقہ پی پی-104 کے عوام کو بھی یہ سہولت میسر ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یقین دہانی کروائی ہے کہ میرے حلقہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 1626 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2066 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یونین کونسل نمبر 79 انصاف روڈ

رستم پارک روڈ میں سیوریج پائپ لائن سے متعلقہ تفصیلات

***2066: محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 79 انصاف روڈ نزد برف خانہ سٹاپ رستم پارک (ملتان روڈ لاہور) کی سیوریج کے بڑے پائپ ڈالنے کے بعد آج تک دوبارہ مرمت یا تعمیر نہیں کی گئی اور عرصہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی حالت زار کی وجہ سے وہاں آئے روز حادثات رونما ہو رہے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت کب تک انصاف روڈ کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) یونین کونسل نمبر 79 انصاف روڈ نزد برف خانہ سٹاپ رستم پارک ملتان روڈ پر بمطابق واسا سیوریج لائنیں بچھائی گئی ہیں۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مذکورہ سڑک کی ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی سے ایڈمنسٹریٹو approval ہو چکی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ڈائریکٹر ڈویلپمنٹ اینڈ فنانس کو فنڈز کی منتقلی کے لئے بذریعہ چھٹی نمبر NO.PD-II/LDA/07 بتاریخ 29-05-2019 استدعا کر دی گئی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ فنڈز کی منتقلی کے بعد سڑک کی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) جواب جز (الف) میں پیش کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں پر جس سڑک کا ذکر کیا گیا ہے وہ کتنے عرصہ میں مکمل ہو جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد وارث شاد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2299 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خوشاب: مٹھہ ٹوانہ شہر کی واٹر سپلائی سکیم کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

***2299: جناب محمد وارث شاد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مٹھہ ٹوانہ شہر (ضلع خوشاب) کی واٹر سپلائی سکیم منظور ہو گئی تھی۔ اگر ہاں تو اس پر کتنے فیصد کام ہوا ہے کتنا بقایا ہے اور یہ کب تک مکمل ہو گی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس واٹر سپلائی سکیم پر جو کام ہوا ہے وہ بھی کامیابی سے نہیں چل رہی اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مٹھہ ٹوانہ شہر کی آبادی پچاس ہزار نفوس پر مشتمل ہے جس کو پانی پینے کے لئے دستیاب نہ ہے؟

(د) کیا حکومت اس واٹر سپلائی سکیم کو جلد از جلد مکمل کر کے اس کو فنکشنل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے پارلیمانی سیکرٹری کو تکلیف دوں گا کہ وہ میرے سوال کے جواب کو ذرا پڑھ دیں کیونکہ انہوں نے میرے سوال کا جو جواب دیا ہے وہ contradictory ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ جواب پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! آپ کا حکم ہے تو میں جواب پڑھ دیتا ہوں۔

(الف) یہ درست ہے کہ مٹھہ ٹوانہ شہر ضلع خوشاب کے لئے واٹر سپلائی سکیم 2014 میں منظور ہوئی۔ یہ سکیم 51.890 ملین روپے کی لاگت سے جون 2017 میں مکمل ہو گئی تھی۔ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق مکمل ہونے کے بعد واٹر سپلائی سکیم کی دیکھ

بھال اور چلانے کی ذمہ دار میونسپل کمیٹی مٹھ ٹوانہ ہے مگر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی مسلسل کوششوں کے باوجود میونسپل کمیٹی مٹھ ٹوانہ نے اب تک سکیم take over نہ کی۔

(ب) سکیم جون 2017 میں مکمل ہوگئی تھی مگر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی مسلسل کوششوں کے باوجود میونسپل کمیٹی مٹھ ٹوانہ نے اب تک سکیم take over نہ کی۔ عوام کی سہولت کے پیش نظر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ دو سال (جولائی 2017 تا جون 2019) تک سکیم کو چلاتا رہا ہے جس سے مٹھ ٹوانہ شہر کے باسیوں کو پانی مہیا کیا جاتا رہا۔ اس دوران بل بجلی کے ضمن میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ مبلغ -/209,009 روپے واپڈا کو ادا کر چکا ہے۔ اب محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے پاس بل بجلی کی ادائیگی کے لئے کوئی فنڈز موجود نہ ہیں۔ نتیجتاً واپڈا نے عدم ادائیگی بل کی بناء پر ٹیوب ویلوں کے کنکشن کاٹ دیئے ہیں جس کی وجہ سے سکیم جولائی 2019 سے اب تک بند ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ مٹھ ٹوانہ شہر کی آبادی تقریباً پچاس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ شہر میں نہری پانی کو صاف کر کے واٹر سپلائی مہیا کرنے کی پہلے سے موجود سکیم چل رہی ہے۔ علاوہ ازیں میونسپل کمیٹی مٹھ ٹوانہ نے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی 2017 میں مکمل شدہ سکیم کے چھ میں سے دو ٹیوب ویل بھی چلا رکھے ہیں جن کے ذریعے شہر کے تقریباً آدھے حصہ کے شہریوں کو پینے کا صاف پانی دستیاب ہے۔ شہر کے باقی علاقہ کے شہریوں کو پانی نہ ملنے کی وجہ میونسپل کمیٹی مٹھ ٹوانہ کا سکیم کو take over کرنے سے گریز ہے۔

(د) جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ واٹر سپلائی سکیم مٹھ ٹوانہ جون 2017 میں مکمل ہو چکی ہے اور جولائی 2017 میں سکیم کے فنکشنل ہونے کے بعد سے لے کر جون 2019 تک شہر کو پانی مہیا ہوتا رہا ہے۔ سکیم اس وقت بھی چالو حالت میں ہے۔ اگر میونسپل کمیٹی مٹھ ٹوانہ سکیم کو take over کر کے بل بجلی کے ضمن میں واپڈا کو بقایا جات کی ادائیگی کر دے تو شہریوں کو فوری طور پر پانی مہیا ہو سکتا ہے۔ سکیم کو میونسپل کمیٹی مٹھ ٹوانہ

کے حوالے کرنے کے لئے کیس محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ لاہور میں زیرِ غور ہے جس کے لئے مورخہ 16.08.2019 کو ایک میٹنگ ہو چکی ہے۔

امید ہے کہ دوسری میٹنگ میں سکیم میونسپل کمیٹی مٹھہ ٹوانہ کے حوالے کر دی جائے گی جو سکیم چلا کر شہریوں کو پانی مہیا کر سکے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پبلک ہیلتھ انجینئرنگ والے صرف دو ٹیوب ویل چلاتے رہے ہیں جبکہ انہوں نے چار ٹیوب ویل بند رکھے ہیں۔ مٹھہ ٹوانہ خوشاب کا آبادی کے لحاظ سے دوسرے نمبر کا شہر ہے۔ ان کی اتنی نااہلیت ہے کہ ڈیڑھ سال سے واٹر سپلائی کی تیار شدہ سکیم کو متعلقہ میونسپل کمیٹی کے hand over نہیں کر سکے اور وہاں کے لوگ پانی کے لئے ترس رہے ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری یہاں assurance دیں کہ ان کا محکمہ چھ ٹیوب ویلوں کے ساتھ واٹر سپلائی کی اس سکیم کو کب تک میونسپل کمیٹی کو hand over کر دے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد میرے لئے نہایت کی قابل احترام ہیں اور یہ پچھلے پانچ سال ماشاء اللہ جس طریقے سے اپنے حلقے کی نمائندگی کرتے رہے ہیں اور ہم تو حزب اختلاف کے بنچوں پر بیٹھ کر ان پر رشک کرتے تھے کہ یہ اتنے energetic parliamentarian ہیں کہ انہوں نے اپنے حلقے کے اندر اتنے ترقیاتی کام کرائے ہوں گے شاید اگلے پانچ سالوں میں ان کے حلقے کے مسائل ختم ہو گئے ہوں لیکن انہوں نے اپنے ہی دور حکومت میں 2017 میں واٹر سپلائی کی جو سکیم شروع کرائی تھی یہ 2017 میں آپ ہی کی حکومت کے دور میں مکمل ہو چکی تھی۔

جناب سپیکر! اب گزارش یہ ہے کہ 2018 میں جب ہماری حکومت آئی تو ہونا یہ چاہئے تھا کہ آپ اس سے پہلے اس کو مکمل کرا کر اسے لوکل گورنمنٹ کے حوالے کر دیتے کیونکہ واٹر سپلائی کی کوئی بھی سکیم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ بناتا ضرور ہے لیکن اس کو چلاتا نہیں۔ آپ کے پاس یہ سکیم لوکل گورنمنٹ کے حوالے کرنے کے لئے ایک سال تھا جو آپ اس دوران نہیں کر

سکے۔ ہم نے یہ کیا کہ 19-2018 تک دو سال تک اس سکیم کو چلایا اور لوگوں کو پانی بھی دیا اور بجلی کے بل بھی دیئے لیکن آخر کار یہ واٹر سپلائی سکیم لوکل گورنمنٹ کے پاس ہی جانی ہے جس کے لئے ہم نے محکمہ کو letter بھی لکھ دیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ماہ کے اندر اگلی میٹنگ آنے تک یہ واٹر سپلائی سکیم لوکل گورنمنٹ کے سپرد کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ کا اچھا جواب آ گیا ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! میرے خیال میں اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ آپ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو کہہ دیں کہ وہ اس سکیم کو take over کر لے اور جو پانی بند ہو گیا ہے یا بل ادا نہیں کیا جا رہا وہ کر دیں گے تو یہ شروع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ کام ہو جائے گا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 2416 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: باغ جناح میں پرینیل پلانٹ کی تعداد اور نرسریز سے متعلقہ تفصیلات

***2416: چودھری اختر علی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) باغ جناح لاہور میں کل کتنے perennial plant ہیں ان کی قسم وار (ورائٹی) کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) مذکورہ باغ میں پودے تیار کرنے کے لئے کتنی نرسریز ہیں؟

(ج) ان نرسریز میں جو پودے اور پھول دار پودے تیار کئے جاتے ہیں ان کے بیج اور مادر پلانٹ کس کمپنی سے خریدے جاتے ہیں، کمپنی کا نام مع رجسٹرڈ نمبر سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا ان نرسریز میں پودے تیار کرنے کے بعد باغ کے مختلف حصوں میں لگایا جاتا ہے یا افسران کے گھروں میں، وضاحت بیان فرمائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) باغ جناح لاہور میں مختلف اقسام کے perennial plants ہیں ان کی تعداد لاکھوں میں ہے جن میں سے چند اقسام کی قسم وار فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) باغ جناح میں تین نرسریاں ہیں ان میں سے ایک نرسری میں perennial plants تیار کئے جاتے ہیں اور باقی دو میں پھول دار پنیریاں اور نمائشی پودہ جات تیار کئے جاتے ہیں۔

(ج) مختلف کمپنیاں جو حکومت پنجاب سے رجسٹرڈ ہوتی ہیں انہی سے پھولوں کے بیج لئے جاتے ہیں۔ جہاں تک مادر پلانٹ کا تعلق ہے یہ باغ جناح میں موجود ہیں۔ البتہ کبھی کبھار نئی قسم کے پودے پرائیویٹ نرسری / رجسٹرڈ کمپنی سے لئے جاتے ہیں۔

(د) باغ جناح کی نرسری میں تیار کئے جانے والے پودے باغ جناح پی ایچ اے میں ہی لگائے جاتے ہیں اس کے علاوہ ضرورت کے مطابق پی ایچ اے لاہور کے دیگر علاقہ جات میں مہیا کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری سے میرا پہلا ضمنی سوال ہے کہ perennial plant جن کی تعداد انہوں نے لاکھوں کے حساب سے بتائی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کی نرسریاں باغ جناح میں موجود ہیں۔ موجودہ وزیراعظم پاکستان نے Green Pakistan کے نام سے ایک سکیم پیش کی Pollution free اسی کا حصہ ہے جس میں free perennial plants عام شہریوں کو دیتے ہیں۔ آیا یہ بتا سکتے ہیں کہ کتنے شہریوں کو کتنی تعداد میں پودے تقسیم کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میرے خیال میں میرے محترم فاضل دوست نے باغ جناح کے حوالے سے خصوصی طور پر سوال پوچھا تھا، اس کے پودوں کی اقسام کے بارے میں اور اس کی تفصیل کے بارے میں

پوچھا تھا۔ عام لوگوں کو نرسریاں بیج بھی دیتی ہیں اور نمائشیں بھی لگائی جاتی ہیں وہاں جو مختلف اقسام کی breed ہوتی ہے ان کے پھول بھی دیئے جاتے ہیں جو free of cost دیئے جاتے ہیں لیکن اب اتنے بڑے پیمانے پر اس کا data رکھنا کہ ان کو کس طریقے سے تقسیم کیا گیا مشکل ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات valid ہے اس کے لئے چودھری اختر علی! آپ نیا سوال کر لیں۔ اب آپ دوسرا ضمنی سوال کریں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے اچھا گول کیا ہے کہ یہ اتنی بڑی تعداد نہیں بتا سکتے۔ اس میں حقیقت تو یہ ہے کہ وہاں باغ جناح کی جتنی بھی نرسریاں ہیں ان میں سے کبھی کسی کو مفت ایک پھول بھی نہیں دیا گیا بلکہ وہاں پر جو نمائشیں لگتی ہیں ان میں لوگ باہر سے اپنی نجی نرسریوں سے وہ پھول لا کر نمائشیں سجاتے ہیں۔ وہاں موجودہ منسٹر اور موجودہ چیف منسٹر آ کر فیتے کاٹتے ہیں اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اب جیسے آپ کا حکم۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ باغ جناح ایک تاریخی باغ ہے اور میرے خیال میں ایشیا کا رقبے کے حساب سے سب سے بڑا باغ ہے۔ اس میں جو perennial plants لگائے گئے ہیں وہ سوختہ بھی ہو جاتے ہیں تو انہیں کاٹا بھی جاتا ہے، جب وہ کاٹے جاتے ہیں تو ان کی فروخت بھی ہوتی ہے۔ یہ ان کی فروخت کا میکنزم بتا دیں کہ وہ کس طرح فروخت کئے جاتے ہیں؟ یا یہ ہی کہیں گے کہ یہ بھی نیا سوال بنتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! مجھے معزز ممبر کا سوال سننے میں دقت ہوئی ہے لیکن میں یہ سمجھا ہوں کہ یہ کہہ رہے تھے کہ جو پودے یا درخت سوکھ جاتے ہیں ان کو کیسے dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں کوشش کروں گا کہ آئندہ ان کو micro level پر چیزوں کی معلومات فراہم کر سکوں اس کے لئے میں کوئی specific بندہ بٹھالوں گا۔

جناب سپیکر: چودھری اختر علی نے بڑے اچھے اور ٹیکنیکل سوال کئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہ سمجھتے ہیں اس لئے انہوں نے یہ سوال کئے ہیں۔ آپ ان کی صحیح معلومات حاصل کر کے ان کو فراہم کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):
جناب سپیکر! میں اس حوالے سے specific معلومات اکٹھی کر لوں گا اور انہیں بتا دوں گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ سوال pending نہیں ہو سکتا۔ اس کا جواب آپ کو مل جائے گا۔ جی، چودھری اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری پانچ سال ممبر رہے ہیں۔ یہ بڑے genius ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ مادر پلانٹ باغ جناح میں موجود ہیں۔ کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ کس کس قسم کے مادر پلانٹ وہاں موجود ہیں اور کیا وہ پرائیویٹ نرسریاں رجسٹرڈ ہیں جن سے یہ پودے خریدتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):
جناب سپیکر! معزز ممبر نے مادر پلانٹس کی تفصیل پوچھی ہے تو سوال کے جواب کے ساتھ تفصیل لف ہے۔ میں یہ بھی ان کو دے دیتا ہوں۔ اس میں specific companies ہیں جن کے نام بتائے گئے ہیں جن سے ہم خریدتے ہیں۔ یہ پنجاب کی registered companies ہیں۔ ہم شکیل نرسری، Home Dec، Green Desert، اسحاق نرسری اور Move Green سے پودے لیتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! باغ جناح کی نرسری میں تیار کئے جانے والے پودے باغ جناح پی ایچ اے میں ہی لگائے جاتے ہیں اس کے علاوہ ضرورت کے مطابق پی ایچ اے لاہور کے دیگر علاقہ جات میں بھی مہیا کئے جاتے ہیں۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ لاہور کے کون کون سے دیگر علاقہ جات یا parks کو پودے بھیجے جاتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! جس جگہ یا park سے demand آتی ہے وہاں on demand پودے بھیجے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2417 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: باغ جناح میں تعینات
افسران واہلکاران کی تعداد اور ڈیوٹی پوائنٹس سے متعلقہ تفصیلات

***2417: چودھری اختر علی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) باغ جناح لاہور میں تعینات افسران واہلکاران کی تعداد سکیل وار بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اکثر افسران و اہلکاران اپنی ڈیوٹی پر لیٹ آتے ہیں اور اکثر غائب رہتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالی اور خاکروب افسروں کے گھروں میں کام کرتے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت ان افسران و اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے نیز باغ جناح لاہور میں شادیوں کے فنکشن کس کی اجازت سے ہو رہے ہیں اگر کوئی حکومت کی طرف سے نوٹیفکیشن ہے تو فراہم فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) باغ جناح میں تعینات افسران و اہلکاران کی تعداد سکیل وار فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) باغ جناح کے تمام ملازمین افسران و اہلکاران وقت پر آتے ہیں اور کوئی غائب نہیں ہوتا۔

(ج) تمام مالی اور خاکروب باغ میں اپنی ڈیوٹی پر تعینات ہیں۔

(د) افسران و اہلکاران کے خلاف کوئی شکایت نہیں ہے، اپنے اپنے کام پر مامور ہیں اس لئے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جارہی۔ باغ جناح میں شادی کے فنکشن کی اجازت نہیں ہے۔ باغ جناح میں شادی کے فنکشن کے لئے ادارہ ہذا نے کبھی اجازت نہیں دی۔ البتہ کبھی کبھار باغ جناح کے کم تنخواہ پانے والے رہائشی ملازمین (مالی/بیلدار) کے بچوں کی شادی کے لئے سرکاری رہائش گاہوں سے متصل ڈونگی گراؤنڈ میں شادی کی تقریب ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! جز (الف) میں انہوں نے تفصیل دی ہے جس میں 158 ملازمین کی فہرست ہے۔ میرا پارلیمانی سیکرٹری سے یہ سوال ہے کہ آیا ان کی حاضری biometric system کے ذریعے لگائی جاتی ہے یا ابھی تک manual system ہی ہے۔ اگر biometric system کے ذریعے لگائی جاتی ہے تو کیا اس کا data روزانہ کی بنیاد پر کسی آفس میں آتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میرے فاضل ممبر نے حاضری کے متعلق سوال پوچھا ہے تو یہ manual attendance ہے اور وہاں پر موجود رجسٹر پر حاضری لگتی ہے جبکہ بائیومیٹرک سسٹم نہیں ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! آپ کے دورِ حکومت میں یہ باغِ جناح ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے under ہوا کرتا تھا لیکن ہمارے پچھلے دَور میں پی ایچ اے کے پاس آ گیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ ضرور کہوں گا کہ باغِ جناح کے ملازمین میں آج بھی ایسے ملازمین شامل ہیں جو افسران کے گھروں میں کام کرتے ہیں چاہے وہ پی ایچ اے کے افسران ہی ہوں۔

جناب سپیکر! میں وہاں پر 30 سال سے walk کرنے والا آدمی ہوں اس لئے مجھے پتا ہے کہ وہاں پر تین مالیوں کے سوا کوئی مالی نظر نہیں آتا۔ انہوں نے جواب میں بتایا کہ تین ٹیوب ویل آپریٹر ہیں لیکن وہاں پر چھ ٹیوب ویل ہیں تو کیا تین آپریٹر چھ ٹیوب ویلوں کو operate کر سکتے ہیں؟ اگر وہاں پر حاضری کا manual system ہے تو کیا یہ وہاں پر بائیو میٹرک حاضری کا نظام رائج کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، اس میں زیادہ لمبی بات نہیں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری! ملازمین کو چیک کرنے کے لئے کہ کیا ملازمین واقعی باغ میں آتے ہیں، حاضری لگاتے ہیں یا کتنے آتے ہیں تو اس حوالے سے ایسا سسٹم بنانے کی بالکل ضرورت ہے لہٰذا گورنمنٹ اس پر کچھ کرے تاکہ ملازمین کی حاضری چیک ہو۔ جہاں تک ملازمین کا تین چار جگہ پر کام کرنے کا تعلق ہے تو یہ بات normally صحیح ہے لیکن اس کو روکنے کے لئے واحد طریقہ یہی ہے کہ ایسا نظام لایا جائے کہ ملازمین کی چیکنگ ہو جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! آپ کی بات ٹھیک ہے، میرے فاضل ممبر کا خدشہ بھی درست ہے اور یقیناً میں اِن کی بات کو مکمل طور پر negate نہیں کرتا۔ اگر ہم صرف باغِ جناح کی بات نہیں بلکہ باقی اداروں کی بات بھی کریں تو sanitary workers کو دفاتر سے ہٹ کر اپنی ذاتی ضرورت کے لئے لے جایا جاتا ہے اُس کو ensure کرنے کے لئے ضرور کچھ کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات صحیح ہے۔ اگر غریب آدمی اپنی ملازمت کے دوران صحیح وقت پر دفتر آتا ہے اور وقت پر چلا جاتا ہے تو اُس کے بعد off hours میں وہ جو مرضی کرے کیونکہ اُس نے اتنے بڑے گھر کا خرچہ بھی چلانا ہوتا ہے۔ وہ غریب ملازم بعد میں جہاں مرضی ملازمت کرے اُس پر کوئی رکاوٹ نہیں ہے لیکن آپ کا ڈیپارٹمنٹ چونکہ ملازمین کو تنخواہیں دے رہا ہے اس لئے آپ پارکوں میں کم از کم ایسا نظام بنا دیں کہ کام میں مزید بہتری آسکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! یہاں پر سیکرٹری ہاؤسنگ موجود ہیں لہٰذا ہم اس پر working کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ سن رہے ہیں لیکن آپ ایسا کریں گے تو فائدہ مند ہو گا۔ چودھری اختر علی! آپ کی تجویز اچھی ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ انہوں نے جز (د) میں یہ کہا ہے کہ باغِ جناح میں شادی کے functions کی اجازت نہیں ہے۔ باغِ جناح میں شادی کے function کے لئے ادارہ ہذا نے کبھی اجازت نہیں دی البتہ کبھی کبھار باغ جناح کے کم تنخواہ پانے والے رہائشی ملازمین (مالی / بیلدار) کے بچوں کی شادی کے لئے سرکاری رہائش گاہوں سے متصل ڈونگی گراؤنڈ میں شادی کی تقریب ہوتی ہے۔ مالی اور بیلدار کا نام استعمال کر کے وہاں پر شادی کے چھوٹے نہیں بلکہ بڑے بڑے functions کئے جاتے ہیں اور مسجد کی back side پر یہ گراؤنڈ ہے جس میں ہر تیسرے دن شامیانے اور کنوپیاں لگی ہوتی ہیں۔ پہلے گریڈ کا مالی یا بیلدار یہ afford نہیں کر سکتا کہ وہ بہت بڑے شامیانے لگائے اور اس کے نیچے شاہانہ ٹھاٹھ کے ساتھ شادی ہو رہی ہو لہٰذا میں اپنے محترم پارلیمانی سیکرٹری سے یہ سوال کرتا ہوں کہ آیا اِن کے پاس مالی اور بیلدار کے بچے بچیوں کی شادی کا ایسا کوئی ریکارڈ موجود ہے، اگر نہیں ہے تو ایسی کوئی بات نہیں؟

جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری بڑے قابل ممبر ہیں لہٰذا یہ اس بات کا نوٹس لیں کہ وہاں پر ایسا کیوں ہو رہا ہے کہ مالی اور بیلدار کے نام پر امراء کو functions کی اجازت دی جاتی ہے جبکہ عام آدمی اُن کے پاس جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ شادی کرنے کی یہاں اجازت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اُن کی بات صحیح ہے کہ بیلدار یا مالی اپنے بچے کی شادی کرتا ہے تو سارا ریکارڈ چیک کیا جا سکتا ہے کیونکہ اُس بے چارے کے پاس اتنا پیسا نہیں ہوتا کہ وہ بڑا function کرے۔ اس حوالے سے misuse بالکل ہو رہا ہو گا لہٰذا اس کا ایسا نظام بننا چاہئے کہ باقاعدہ چیک ہو سکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔ جس طرح فاضل ممبر نے کہا کہ اگر ہم نے اس چیز کو ensure کرنا ہے کہ وہ misuse نہ ہو اور مالی بیلداروں کی بجائے کسی اور کے نام پر شادی کے functions نہ

ہوں تو اس کے لئے ہم ڈی جی پی ایچ اے سے کہیں گے کہ وہ ریکارڈ maintain کریں کہ جو بھی شادی ہو اُس کو باقاعدہ رجسٹر پر لکھا جائے کہ کس ملازم کا function ہے۔

جناب سپیکر! میں specific یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ اس کا بڑا مقصد یہ تھا کہ پارک کی خوبصورتی اور پودوں کو خراب ہونے سے بچانے کے لئے باغِ جناح کے پارک کے اندر function نہ ہو اس پر ہم قطعاً اس کی اجازت دیتے ہیں اور نہ ہی پارک کے اندر کوئی شادی ہوئی ہے۔ پارک کے ساتھ آبادی ہے جس میں بہت سے ملازمین کی رہائش ہے اور گراؤنڈ کے ساتھ شادی کے functions ہوتے ہیں لیکن اس کو بھی مزید ensure کرنے کے لئے کہ misuse نہ ہو لہٰذا ریکارڈ چیک کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، یہ ریکارڈ چیک کرنے کی واقعی ضرورت ہے اور صرف دو مہینے یہ چیک کریں گے تو نظام ٹھیک ہو جائے گا۔ ابھی صرف تین منٹ بقایا ہیں پھر وقفہ سوالات ختم ہو جائے گا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے بڑا اچھا اور تفصیلی جواب دیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ گراؤنڈ پارک کا حصہ نہیں ہے جس میں شادیاں ہوتی ہیں لیکن پی ایچ اے کے قانون کے اندر موجود ہے کہ نہ صرف باغِ جناح بلکہ کسی بھی پارک میں شادیاں کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ طے ہو گیا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اِن کو کہنا چاہئے کہ باغِ جناح کے اندر شادی یا کوئی اور function بالکل ممنوع ہے لیکن وہاں پر functions ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے on the floor of the House یہ کہا ہے کہ ہم ایک دو مہینے چیک کر کے اس کی تہہ تک جاتے ہیں۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے اور یہ آخری سوال ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 2656 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: واسا کی سیوریج کے لئے
ملازمین، گاڑیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2656: **جناب محمد طاہر پرویز**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں سیوریج کی صفائی کے لئے کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈ وار تعینات ہیں؟

(ب) اس شہر میں واسا کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ج) واسا فیصل آباد کے پاس سیوریج کی صفائی کے لئے گاڑیاں اور مشینری ہے یہ گاڑیاں اور مشینری کون کون سی ہیں؟

(د) واسا فیصل آباد کے نالوں کی صفائی سال میں کتنی دفعہ کرواتا ہے سال 2018-19 کے دوران کس کس نالہ کی صفائی کتنی لاگت سے ہوئی؟

(ہ) واسا فیصل آباد میں کتنے ملازمین عہدہ و گریڈ وار تعینات ہیں؟

(و) واسا فیصل آباد میں کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):

(الف) فیصل آباد شہر میں سیوریج کی صفائی کے لئے 710 سیور مین سکیل نمبر 1 تعینات ہیں؟

(ب) واسا فیصل آباد میں دفاتر کی تعداد 68 ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) واسا فیصل آباد کے پاس سیوریج کی صفائی کے لئے درج ذیل مشینری اور گاڑیاں موجود ہیں۔

1۔	انجن / ڈیواٹرنگ سیٹ	100عدد
2۔	جیٹر مشین	10عدد
3۔	سکر مشین	04عدد
4۔	کرین	02عدد

-5	ایکسیویٹر	03عدد
-6	منی ایکسیویٹر	02عدد
-7	ڈمپر ٹرک	07عدد
-8	فیول باوزر	01عدد
-9	ٹریکٹر ٹرالی	01عدد
-10	ٹرک کرین3.5ٹن	02عدد

(د) واسا فیصل آباد ہر سال یکم مارچ تا 30-جون شہر کے تمام نالوں (چینلز) کی صفائی ایک مرتبہ خصوصی اور باقی پورا سال عمومی (ضرورت کے مطابق) کرواتا ہے۔ واسا فیصل آباد تمام نالوں کی صفائی اپنے ذرائع (مشینری اور سٹاف) سے کرتا ہے۔ مختلف نالوں کی صفائی پر 19-2018 کے دوران آنے والے خرچ کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) واسا فیصل آباد میں 2043 ملازمین عہدہ گریڈ وار تعینات ہیں جن کی تفصیل تتمہ (پ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) واسا فیصل آباد میں خالی اسامیوں کی کل تعداد 752 ہے جن کی تفصیل تتمہ (ت) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی طرف سے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ڈیواٹرنگ سیٹ 100 ہیں، جیٹر مشینیں 10 ہیں جبکہ suker مشینیں چار ہیں۔

جناب سپیکر! جواب میں مشینری کی جو تفصیل دی گئی ہے اس پر میں ضمنی سوال یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ چالو حالت میں کون سی مشینری موجود ہے اور جو مشینری ورکشاپ میں خراب پڑی ہوئی ہے وہ کون سی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! فاضل ممبر نے سوال پوچھا تھا کہ واسا فیصل آباد کے پاس سیوریج کی صفائی کے لئے مشینری اور گاڑیاں ہیں، اگر ہیں تو مشینری اور گاڑیاں کون کون سی ہیں؟ مشینوں اور گاڑیوں کی تفصیل ہم نے دے دی ہے اور میرے خیال میں تمام مشینیں اور گاڑیاں working

condition میں موجود ہیں۔ اگر جناب کے پاس کوئی معلومات ہیں تو مجھے بتائیں میں اُس پر دیکھ لیتا ہوں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں آپ کی ایک منٹ کے لئے توجہ چاہوں گا۔ میں نے مشینری کے متعلق پوچھا تھا لیکن میرے بھائی پارلیمانی سیکرٹری نے کہا ہے کہ ڈیواٹرنگ سیٹ، جیٹر مشینیں، suker مشینیں، کرین، ایکسکویٹر اور تمام مشینیں چالو حالت میں ہیں جبکہ میں اِن کے جواب سے بالکل اتفاق نہیں کرتا کیونکہ ایک ہفتہ پہلے فیصل آباد میں بارشیں ہوئیں جس سے آدھا فیصل آباد تالاب کا منظر پیش کر رہا تھا۔ جب میں نے sucker مشینوں کے لئے ایم ڈی واسا کو ٹیلیفون کیا تو ایم ڈی صاحب نے کہا کہ ہمارے پاس صرف دو sucker مشینیں ہیں جو چلتی ہیں تو میاں صاحب آپ مہربانی کر کے wait کر لیں ہم انشاء اللہ کل شام تک آپ کو sucker مشینیں provide کر دیں گے جبکہ یہاں on the floor of the House پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر ساری مشینری بالکل ٹھیک اور working حالت میں ہے۔

جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری سے پھر پوچھنا چاہوں گا کہ کیا آپ کے یا آپ کے محکمہ کے سیکرٹری کے نوٹس میں یہ بات ہے کہ وہاں پر جو sucker مشینیں ہیں وہ ساری working حالت میں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں ایک بار پھر اپنے فاضل ممبر کی اس بات کو second کرتے ہوئے کہ جس specific طریقے سے انہوں نے sucker مشینوں کے بارے میں بات کی تو چار sucker مشینیں اس وقت واسا فیصل آباد کے پاس موجود ہیں اور میری معلومات کے مطابق وہ چاروں مشینیں اس وقت working condition میں ہیں۔

جناب سپیکر! جس طرح میرے بھائی نے کہا کہ ان کی ایم ڈی واسا فیصل آباد سے بات ہوئی ہے اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہمارے پاس وہ مشینیں working condition میں موجود ہیں تو متعلقہ محکمہ کے افسران یہاں پر موجود ہیں اور میں یہ چیز ensure کرواتا ہوں کہ اگر اس

حوالے سے ایم ڈی واسا نے غلط بیانی کی ہے تو وہ فاضل ممبر سے اس سے متعلق بات بھی کریں گے اور اس کے اوپر معذرت بھی کریں گے کیونکہ میرے پاس جو معلومات ہیں وہ چاروں sucker مشینیں working condition میں ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے کہ وہی جو سارے محکموں کی طرف سے جواب دیا جاتا ہے تو میں نے سوال پوچھا تھا کہ واسا فیصل آباد میں کتنے ملازمین، عہدہ اور گریڈ وار تعینات ہیں اور واسا فیصل آباد میں کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

جناب سپیکر! اس سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ 2043 ملازمین عہدہ اور گریڈ وار تعینات ہیں جن کی تفصیل میرے پاس موجود ہے اور خالی اسامیوں کی کل تعداد 752 بتائی گئی ہے جس میں بہت سے ایسے ملازمین ہیں جن کی واسا فیصل آباد میں بڑی اشد ضرورت ہے۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر level کے افسران کی بہت اشد ضرورت ہے۔ اسی طرح ڈائریکٹر صاحبان کی واسا فیصل آباد میں بڑی ضرورت ہے اور اسی طرح ہمارے سیور مین کی بڑی ضرورت ہے جبکہ نچلے عملے کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے پچھلے اجلاس کے دوران بھی یہ ensure کیا تھا کہ ہم انشاء اللہ اس سال میں خالی اسامیوں کو پُر کریں گے لیکن وہ سال تو گزر گیا۔ اب پارلیمانی سیکرٹری کیا نیا وعدہ کرنا چاہتے ہیں، اس حوالے سے بتادیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود): جناب سپیکر! میں اپنے فاضل ممبر کی اس بات پر اب بھی اسی طرح قائم ہوں کہ میں نے جو وعدہ پچھلے اجلاس میں سوالات کے دوران کیا تھا تو وہ وعدہ اسی طرح قائم ہے کیونکہ سال ختم نہیں ہوا بلکہ یہ سال 30-جون2020 کو ختم ہو گا۔ اس حوالے سے 350 ملازمین کی بھرتی کے لئے وزیراعلیٰ کو سمری بھجوائی جاچکی ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (ملک تیمور مسعود):
جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور میں درختوں کی کٹائی سے متعلقہ تفصیلات

972*: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے پانچ سال میں سگنلز فری روڈ اور اورنج ٹرین کے لئے سینکڑوں کے حساب سے قدیم اور قد آور درخت لاہور میں کاٹے گئے؟

(ب) ان قیمتی درختوں کو کس قانون کے تحت کاٹا گیا؟

(ج) اس ناقابل تلافی نقصان کے ازالہ کے لئے پچھلے پانچ سالوں میں کتنے نئے درخت لگائے گئے تو ان کی نشاندہی کی جائے؟

(د) ان کی حفاظت کا کیا طریق کار ہے، واضح کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں سگنل فری روڈ سے 95 درخت شیشم یونٹ 1262.221 کاٹے گئے ہیں۔ اورنج لائن ٹرین کے راستے میں 198 درخت کاٹے گئے۔

(ب) اورنج ٹرین لائن اور سگنل فری روڈ کی تعمیر ایک عوامی فلاحی منصوبہ تھا جسے LDA اور TEPA نے مکمل کیا پی ایچ اے نے درختوں کی کٹائی کا کام ڈیپازٹ ورک کی حیثیت سے کیا ایسے منصوبوں میں جب سرکاری طور پر زمین حاصل کر لی جاتی ہے تو منصوبے کی تکمیل کے لئے درختوں اور دوسری عمارتوں وغیرہ کو ہٹانا ضروری ہوتا ہے۔ پی ایچ اے ایکٹ 2012 کی شق 21/5 کے مطابق غیر سرکاری سطح پر بلا اجازت درخت کاٹنا منع

ہے تاہم اتھارٹی کو عوامی فلاح کے لئے ایسا کرنا پڑا جس کی ایکٹ میں کوئی ممانعت نہیں مزید یہ کہ مکمل ہو جانے والی سڑکوں پر درخت لگوا دیئے گئے۔ جبکہ اورنج ٹرین لائن کے روٹ پر بھی 1600 کے قریب درخت لگانے کا منصوبہ ہے۔ ایل ڈی اے اور ٹیپا کے جاری شدہ خطوط کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) جیل روڈ سگنل فری corridor میں 500 درخت جبکہ ایوان تجارت سگنل فری روڈ پر موقع کی مناسبت کے مطابق 85 درخت لگائے گئے۔ اورنج لائن ٹرین کے راستے پر کام مکمل ہوتے ہی درخت لگا دیئے جائیں گئے۔ اندازے کے مطابق یہاں 1600 کے قریب درخت لگانے کی گنجائش ہے۔

(د) ان کی حفاظت کے لئے مالی اور سیکورٹی گارڈز موجود رہتے ہیں جبکہ بروقت پانی دینے اور بیماریوں سے بچانے کے لئے ادویات و کھاد ڈالنے کا مربوط نظام موجود ہے۔

لاہور: ٹاؤن شپ پیکو روڈ تک سڑک و نالہ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1205: **چودھری افتخار حسین چھچھر**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روہی نالہ پھاٹک منڈی ارفع کریم ٹاور سے ٹاؤن شپ پیکو روڈ لاہور تک سڑک اور نالہ کی تعمیر شروع ہوئی تھی جو کہ اب تک مکمل نہ ہو سکی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) ایس بلاک تک روڑی وغیرہ بھی ڈال دی گئی تھی لیکن سڑک پھر روک دی گئی اور سڑک بنانے کے لئے ناجائز تجاوزات بھی ہٹا دی گئیں تھیں؟

(ج) مذکورہ سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے لوگوں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر / مرمت مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) واسا مذکورہ علاقے میں نالہ کی ریٹیننگ وال کا کام مکمل کر چکا ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سڑک کی تعمیر کا کام جلد شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) رواں مالی سال کے بجٹ میں ایس، بلاک کی سڑک کی تعمیر کے لئے فنڈ مختص کر دیا گیا ہے۔ڈیپارٹمنٹل سب کمیٹی کی منظوری کے بعد جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ج) یہ درست ہے کہ یہ راستہ مولانا شوکت علی روڈ اور فیروز پور روڈ کو ملاتا ہے۔ سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے لوگوں کو کافی پریشانی کا سامنا ہے۔

(د) جواب جز (ب) میں پیش کر دیا گیا ہے۔

لاہور میں فلٹریشن پلانٹس کی تعداد وکارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*1626: **محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں اس وقت کتنے فلٹریشن پلانٹس موجود ہیں؟

(ب) کیا تمام فلٹریشن پلانٹ درست حالت میں موجود ہیں؟

(ج) کیا حکومت مزید نئے فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) واسا لاہور۔ واسا لاہور کے زیر انتظام 573 واٹر فلٹریشن پلانٹس کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے 449 واسا نے نصب کئے ہیں اور 124 محکمہ لوکل گورنمنٹ اور کمیونٹی ڈویلپمنٹ نے لگوائے ہیں۔ ان کے علاوہ سابقہ ٹی ایم اے (موجودہ ایم سی ایل) کے زیر انتظام تقریباً 99 فلٹریشن پلانٹس کام کر رہے ہیں۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نارتھ: محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے صوبائی دارالحکومت لاہور کے دیہی علاقوں میں 206 واٹر فلٹریشن نصب کئے ہیں۔

(ب) **واسالاہور:** واسا کے زیر انتظام 573 فلٹریشن پلانٹس درست کام کر رہے ہیں۔
پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نارتھ: 206 نصب شدہ واٹر فلٹریشن پلانٹس میں سے 187 واٹر فلٹریشن پلانٹس درست حالت میں ہیں اور عوام اس سہولت سے مستفید ہو رہی ہے جبکہ اُنیس واٹر فلٹریشن پلانٹس 2019-05-10 سے بند ہیں ان پلانٹس کی مدت آپریشن مکمل ہو چکی ہے حکومت سے ان بند پلانٹس کو چلانے کے لئے مزید فنڈز ڈیمانڈ کئے گئے ہیں جس کے لئے حکومت پنجاب پالیسی بنا رہی ہے اس کے بعد فنڈز کی دستیابی پر وہ بھی چالو کر دیئے جائیں گے۔

(ج) **واسالاہور:** اگر مزید کہیں ضرورت ہوئی تو فلٹریشن پلانٹ لگایا جاسکتا ہے۔
پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نارتھ: مالی سال 19-2018 میں کوئی نیا منصوبہ برائے واٹر فلٹریشن پلانٹ زیر تکمیل نہیں ہے۔

لاہور: گریٹر اقبال پارک میں مناسب سیوریج سسٹم نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*2778: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گریٹر اقبال پارک لاہور کی بحالی پر 4۔ ارب روپے خرچ کئے گئے مگر مبینہ طور پر ناقص منصوبہ بندی کے باعث پارک میں مناسب سیوریج سسٹم ہی نہیں ڈالا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مناسب سیوریج سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے پلاٹوں میں ڈیڑھ فٹ بارشوں کا پانی کھڑا ہوا ہے جس سے پودے اور گھاس خراب ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس پارک کی بحالی پر خرچ کردہ رقم اور کاموں کی تحقیقات تھرڈ پارٹی سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے یا کوئی خصوصی آڈٹ ٹیم تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہیں ہے گریٹر اقبال پارک پر کل خرچہ 3-ارب 42 کروڑ میں مکمل ہوا اور اس میں جتنی بھی بلڈنگز بنی ہیں اُس میں سیوریج سسٹم ڈالا گیا ہے اور وہ چل رہا ہے۔

(ب) گریٹر اقبال پارک نشیب میں واقع ہے اور ارد گرد کے علاقوں کا بارش کا پانی پارک میں آجاتا ہے۔ جیسے کہ بادشاہی مسجد اور شاہی قلعہ، لیڈی ولنگڈن ہسپتال کی وجہ سے پارک میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ جیسے ہی بارش رُکتی ہے۔ تو کچھ پانی زمین جذب کر لیتی ہے اور باقی کا پانی موجودہ سیوریج سسٹم کے ذریعے نکل جاتا ہے۔

(ج) حکومت کی جانب سے سال 2018 میں بذریعہ خصوصی آڈٹ ٹیم پارک میں کئے گئے تعمیراتی کاموں کا سپیشل آڈٹ کروایا جا چکا ہے۔

لاہور میں برساتی نالوں کی صفائی ستھرائی سے متعلقہ تفصیلات

***2823: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے برساتی نالوں کی صفائی کب کی گئی ان نالوں کی صفائی کا کیا میکنزم ہے کتنے عرصہ بعد ان نالوں کی صفائی کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ برساتی نالوں کی صفائی نہ ہونے کی وجہ سے بارشوں کا پانی سڑکوں پر کئی روز تک کھڑا رہتا ہے اگر ایسا ہے تو ان نالوں کی بروقت صفائی نہ کرنے والوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) لاہور کے برساتی نالوں کی صفائی مستقل بنیادوں پر پورا سال جاری رہتی ہیں چاہے سردی ہو یا گرمی ان کی صفائی کے لئے ہیوی مشینری کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بشمول Cranes، Excavator, Dump Trucks و دیگر مشینری استعمال کی جاتی ہے۔

(ب) جی، نہیں۔ یہ درست نہ ہے۔ بارش کا پانی نشیبی علاقوں میں جو کہ برساتی نالوں سے کچھ نشیبی جگہ پر واقع ہونے کی وجہ سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ جس کو بارش کے بعد کم از کم وقت میں بذریعہ مشینری نکال دیا جاتا ہے۔

پنجاب لینڈ کمپنی کے ملازمین کی تعداد اور تنخواہوں کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*2923: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب لینڈ کمپنی کے ملازمین کو تنخواہ کی ادائیگی کئی ماہ بعد ہوتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے کہ تو اس کی وجہ کیا ہے اور کیا پنجاب لینڈ کمپنی کے ملازمین اپنی تنخواہیں کے حصول کے لئے احتجاج بھی کرتے ہیں؟

(ج) پنجاب لینڈ کمپنی میں کتنے ملازمین ہیں اور ان کو تنخواہ کی مد میں سالانہ کتنی ادائیگی ہوتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی کے ملازمین کو باقاعدگی سے تنخواہ ملتی رہی ہے۔ ماہ جولائی 2019 میں سالانہ آڈٹ کیا گیا جس میں کچھ ملازمین کی تقرری کے بارے میں آڈٹ کے تحفظات تھے جس پر محکمہ خزانہ سے رہنمائی لینے کے بعد ان ملازمین کی تنخواہیں بھی جاری کر دی گئی ہیں۔

(ب) پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی کے پاس موجودہ کوئی جاری منصوبہ نہ ہونے کی وجہ سے کچھ ملازمین کو فارغ کیا گیا تھا تا کہ PLDC پر مالی بوجھ کم کیا جائے۔ ان ملازمین نے اپنے نکالے جانے کے خلاف احتجاج کیا تھا۔

(ج) پنجاب لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی کے اٹھارہ ملازمین کو تنخواہ کی مد میں سالانہ 8.8 ملین روپے کی ادائیگی ہوتی ہے۔

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی اور چینی کمپنی سن رائز کنسٹرکشن کے درمیان ایم او یو سے متعلقہ تفصیلات

*3031: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چینی کمپنی سن رائز کنسٹرکشن اور پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی (پھاٹا) کے درمیان مفاہمت کی یاداشت (ایم او یو) پر دستخط ہو چکے ہیں؟

(ب) اس ایم او یو کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں نیز اس ایم او یو سے کیا فائدہ ہو گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) درست ہے کہ پنجاب ہاؤسنگ و ٹاؤن پلاننگ ایجنسی اور سن رائز کنسٹرکشن کے درمیان مفاہمت کی یاداشت (ایم او یو) پھاٹا گورننگ باڈی کے اجلاس کے منظوری کی بعد مورخہ 08-06-2019 کو دستخط ثبت ہوئے جس کی میعاد تین ماہ تھی میعاد گزرنے کے بعد ایجنسی کی گورننگ باڈی کے 62ویں اجلاس میں اس مفاہمتی یاداشت کی میعاد 31-03-2020 تک بڑھا دی گئی ہے۔

(ب) ایم او یو کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نیز ایم او یو کم آمدنی والے / متوسط طبقے کے افراد کو کم لاگت والے گھروں کی فراہمی میں معاون و مددگار ثابت ہو گا۔

پارکوں میں عوام الناس سے انٹری فیس سے متعلقہ تفصیلات

*3150: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے پارکوں کی فیس مقرر کر کے عوام کو سیر و تفریح سے محروم کر دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سے قبل اس فیس کو ختم کیا گیا تھا تاکہ عوام بچوں سمیت پارکوں میں فیس کے بغیر جا سکیں اور چند لمحے سکون سے گزار سکیں؟

(ج) کیا حکومت عوام کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے پارکوں کی فیس ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) **پی ایچ اے ساہیوال:**

پی ایچ اے ساہیوال نے پارکوں کے لئے آنے والوں پر کوئی فیس مقرر نہ کی ہے بلکہ پارکس میں سیر و تفریح کے لئے عوام کا داخلہ فری ہے۔

پی ایچ اے ملتان:

نہیں یہ درست نہیں ہے کیونکہ ابھی تک پی ایچ اے ملتان اپنے زیر انتظام کسی بھی پارک میں داخلہ کی کوئی فیس وصول نہ کر رہا ہے۔

پی ایچ اے بہاولپور:

پی ایچ اے بہاولپور کی زیر انتظام پارکس میں سیر و تفریح کے لئے آنے والے خواتین و حضرات سے پارک انٹری فیس لینے سے متعلق حکومت پنجاب کی جانب سے کوئی ہدایات دفتر ہذا کو موصول نہ ہوئی ہیں مزید یہ کہ پی ایچ اے، بہاولپور میں اپنے تمام پارکس میں کوئی انٹری فیس مقرر نہ کی ہے اور عوام کا داخلہ پارکس میں بالکل مفت ہے۔

پی ایچ اے راولپنڈی:

حکومت پنجاب نے راولپنڈی میں پارکوں کے لئے کسی قسم کی فیس مقرر نہیں کی۔

پی ایچ اے فیصل آباد:

یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ ہ پارکوں میں سیر و تفریح کے لئے آنے والے لوگوں سے کسی قسم کی کوئی داخلہ فیس نہیں لی جاتی۔

پی ایچ اے گوجرانوالہ:

پی ایچ اے گوجرانوالہ کی حدود میں تمام پارکوں میں داخلہ فری ہے اور کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

پی ایچ اے ڈیرہ غازی خان:

پی ایچ اے ڈی جی خان عوام کی تفریح کے لئے پارکوں میں کسی قسم کی کوئی فیس وصول نہیں کر رہی ہے۔

پی ایچ اے سرگودھا:

یہ درست نہ ہے کہ حکومت نے پارکوں کی فیس مقرر کر کے عوام کو سیر و تفریح سے محروم کر دیا ہے۔ پی ایچ اے سرگودھا عوام کو پارکوں میں داخلے کی کوئی فیس وصول نہیں کرتا۔

(ب) **پی ایچ اے لاہور:**

لاہور شہر میں پی ایچ اے لاہور کے زیر انتظام پارکوں میں داخلہ مفت ہے۔

پی ایچ اے ساہیوال:

پی ایچ اے ساہیوال نے پارکس میں داخلہ کے لئے آج تک کوئی فیس مقرر نہ کی ہے۔ بلکہ پی ایچ اے ساہیوال عوام الناس کو سیر و تفریح کے لئے بہترین مواقع فراہم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

پی ایچ اے ملتان:

یہ بات درست ہے اس سے قبل اس فیس کو ختم کر دیا گیا تھا اور ابھی تک اسے دوبارہ لاگو نہ کیا گیا ہے۔

پی ایچ اے بہاولپور:

پی ایچ اے بہاولپور 2016 میں اپریشنل ہوئی اور اس وقت سے پی ایچ اے، بہاولپور نے اپنے تمام پارکس میں فیس وصول نہ کی ہے۔

پی ایچ اے راولپنڈی:

جی یہ درست ہے کہ حکومت نے پارکوں کی فیس ختم کی تھی جو کہ ابھی تک نافذ العمل ہے۔

پی ایچ اے فیصل آباد:

یہ بات بھی غلط ہے کیونکہ نہ اس سے پہلے کوئی فیس لی جاتی تھی اور نہ ہی اب کوئی فیس لی جارہی ہے۔ عوام الناس کے لئے پارکس سیر و تفریح کے لئے کھلے ہوتے ہیں۔

پی ایچ اے گوجرانوالہ:

پی ایچ اے گوجرانوالہ کی حدود میں تمام پارکوں میں داخلہ فری ہے اور کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

پی ایچ اے ڈیرہ غازی خان:

پی ایچ اے ہذا نے اس سے قبل پارکوں میں کوئی انٹری فیس نہ لگا رکھی ہے۔

پی ایچ اے سرگودھا:

پی ایچ اے سرگودھا 2016 سے سرگودھا میں کام کر رہا ہے۔ اس ادارے نے اپنی ابتداء سے کوئی فیس نافذ کی اور نہ ہی کوئی فیس وصول کرتا ہے۔

(ج) **پی ایچ اے لاہور:**

لاہور شہر میں پی ایچ اے لاہور کے زیر انتظام پارکوں میں داخلہ مفت ہے۔

پی ایچ اے ساہیوال:

پی ایچ اے ساہیوال نے پارکس میں سیر و تفریح کے لئے آنے والوں کے لئے کسی قسم کی کوئی فیس مقرر نہ کی ہے کہ جسے ختم کیا جاسکے۔

پی ایچ اے ملتان:

چونکہ پی ایچ اے میں فنڈز کی کمی ہے اور گورنمنٹ آف پنجاب بھی مالی امداد دینے سے گریزاں ہے اس کی وجہ سے یہ اقدامات کرنا ادارے کی بقاء اور تعمیر و ترقی کے لئے ضروری ہے۔ مزید پارکوں کی انٹری فیس لاگوں کرنے کا معاملہ BOD کی منظوری کے لئے پیش کیا گیا تھا جس پر بورڈ آف ڈائریکٹر نے معاملہ کو گورنمنٹ کی منظوری سے مشروط کر دیا ہے۔ حکومت سے التجا ہے کہ یا پی ایچ اے کو پارک میں داخلہ فیس چارج کرنے کی اجازت دی جائے یا پی ایچ اے کو پارکوں میں مرمت وغیرہ کے اخراجات کے لئے سبسڈی دی جائے یا مالی امداد دی جائے۔

پی ایچ اے بہاولپور:

اب تک پارکوں میں فیس مقرر کرنے کے حوالے سے کوئی فیصلہ حکومت پنجاب نے کیا ہے اور نہ ہی پی ایچ اے، بہاولپور کو اب تک اس حوالہ سے آگاہ کیا گیا ہے۔

پی ایچ اے راولپنڈی:

حکومت نے پارکوں کے لئے کسی قسم کی فیس مقرر نہیں کی ہے۔

پی ایچ اے فیصل آباد:

حکومت کی طرف سے پارکوں میں سیر و تفریح کے لئے آنے والے لوگوں سے کوئی انٹری فیس لینے کی ہدایت موصول نہ ہوئی ہے۔

پی ایچ اے گوجرانوالہ:

پی ایچ اے گوجرانوالہ کی حدود میں تمام پارکوں میں داخلہ فری ہے اور کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

پی ایچ اے ڈیرہ غازی خان:

کوئی فیس لگائی ہے اور نہ ہی ختم کی جارہی ہے۔

پی ایچ اے سرگودھا:

پی ایچ اے سرگودھا پارکوں میں داخلے کی کوئی فیس وصول کرتا ہے اور نہ ہی کوئی ارادہ رکھتا ہے۔پی ایچ اے سرگودھا عوام کو اپنی ابتداء سے تفریح کی فری سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

ایلیویٹڈ ایکسپریس وے لاہور پر ایل ڈی اے
کی جانب سے جاری کردہ کام پر اخراجات اور تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*3190: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایلیویٹڈ ایکسپریس وے لاہور پر ایل ڈی لاہور نے کام جاری رکھا ہوا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس پر اب تک کتنا خرچ ہو چکا ہے مکمل کئے گئے کام کی تفصیلات اور اخراجات بتائیں؟

(ج) اگر یہ منصوبہ قابل عمل ہے تو اس کا تخمینہ جات کیا ہو گا اور یہ کتنے عرصہ میں مکمل کر لیا جائے گا مکمل تفصیلات مہیا فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں!اس پراجیکٹ کی لینڈ ایکوزیشن اور مختلف محکموں کی رکاوٹ بننے والی سروسز (واسا، ایس این جی پی ایل، پی ٹی سی ایل، لیسکو) کی منتقلی زیرِ عمل ہے۔

(ب) اس پراجیکٹ کو مرحلہ وار مکمل کیا جاتا ہے۔ اس وقت اس کے پہلے مرحلے پر کام جاری ہے۔ جس کا کل تخمینہ تقریباً 5719 ملین روپے ہے جس میں سے تقریباً 5181 ملین روپے خرچ ہو چکا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) لینڈ ایکوزیشن، مین بلیووارڈ گلبرگ تا موٹروے (M-2)۔ (3493) ملین روپے

2) زیرِ زمین Pile کی بنیادیں اور رکاوٹ بننے والی (واسا، ایس این جی پی ایل، پی ٹی سی ایل، لیسکو) سروسز کی منتقلی فیروز پور روڈ تا ملتان روڈ (1688 ملین روپے)

(ج) جی، ہاں! یہ قابلِ عمل منصوبہ ہے اس کے باقی مرحلوں کا تخمینہ لاگت تقریباً 45۔ ارب روپے ہو گا۔ اس کی تکمیل کا عرصہ باقی مرحلوں کی انتظامی منظوری اور فنڈز کی فراہمی پر منحصر ہے۔

جھنگ شہر میں صاف واٹر سپلائی کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*3213: **جناب محمد معاویہ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جھنگ شہر میں کتنے فیصد افراد کو واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے؟

(ب) مذکورہ شہر میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنے فیصد افراد کو صاف پانی فراہم کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے گئے اور ان پر سال وار کتنے اخراجات آئے؟

(ج) حکومت جھنگ شہر میں واٹر سپلائی کی بہتری کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر رہی ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جھنگ شہر Sweet Zone میں واقع ہے۔ حکومت پنجاب نے مالی سال 08-2007 میں واٹر سپلائی سکیم کی Extension and Rehabilitation مکمل کی جو کہ میونسپل کمیٹی جھنگ کی زیر نگرانی 10 سال تک چلتی رہی۔ بوجہ Sweet Zone اور لوگوں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے سکیم عارضی طور پر بند ہے۔

(ب) گزشتہ پانچ سال کے دوران جھنگ شہر میں نئی واٹر سپلائی سکیم شروع نہیں کی جا سکی۔

(ج) صاف پانی کی فراہمی حکومت پنجاب کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے۔ حکومت Brackish علاقوں سے میٹھے پانی والے علاقوں کی طرف مرحلہ وار صاف پانی کی سکیموں پر کام کر رہی ہے۔

سرگودھا: پی پی۔72 تحصیل بھیرہ موضع اسلام پورہ کے ملحقہ سیم نالہ کی وجہ سے زیر زمین پانی کے خراب ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*3245: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔72 تحصیل بھیرہ(سرگودھا)یونین کونسل نمبر1 موضع اسلام پورہ موڑ سے ملحقہ سیم نالہ کی وجہ سے زیر زمین پانی خراب ہو گیا ہے جو پینے کے قابل نہ ہے اور لوگ ہیپاٹائٹس جیسی مرض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ب) موضع اسلام پورہ موڑ کے زیر زمین پانی کا لیبارٹری ٹیسٹ آخری مرتبہ کب کروایا گیا کیا اس ٹیسٹ کے مطابق یہ پانی پینے کے قابل ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس آبادی میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہ ہے۔ اگر ہاں تو کیا حکومت اس موضع میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ موضع اسلام پورہ موڑ تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں زیرِ زمین پانی میٹھا ہے۔ ہاں البتہ سیم نالہ کے دونوں اطراف زیادہ سے زیادہ 100 فٹ تک زیرِ زمین پانی آلودہ ہے اور پینے کے قابل نہ ہے۔

(ب) موضع اسلام پورہ موڑ کے زیر زمین پانی کا لیبارٹری ٹیسٹ حال ہی میں کروایا گیا تھا جس کے مطابق پانی پینے کے قابل ہے۔ ٹیسٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ اس آبادی میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہ ہے۔ حال ہی میں حکومتِ پنجاب کے پورے صوبہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے آبِ پاک اتھارٹی" کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے جو اس بابت سروے کا کام کر رہا ہے۔

سرگودھا: تحصیل سلانوالی میں تین مرلہ
ہاؤسنگ سکیم کی عدم تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*3247: **جناب محمد منیب سلطان چیمہ**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل سلانوالی سرگودھا میں تین مرلہ ہاؤسنگ سکیم شروع کی گئی جو کہ اب تک کام کی رفتار سست ہونے کی وجہ سے مقررہ وقت پر تیار نہ ہو سکی ہے؟

(ب) اس سکیم میں اب تک کتنے گھر تعمیر کئے جا چکے ہیں یہ سکیم کب شروع ہوئی، یہ منصوبہ کتنے سال کا تھا اور ٹھیکہ کون سی کمپنی کو دیا گیا ہے، بروقت یہ سکیم مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں نیز مقررہ وقت پر ہاؤسنگ سکیم مکمل نہ کرنے والوں کے خلاف حکومت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست ہے کہ تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا میں ایک تین مرلہ ہاؤسنگ سکیم (Pro-poor) پلان کے تحت بعد از منظوری اپریل 2012 کو شروع کی گئی تھی جو کہ مقررہ وقت 30.06.2014 تک 97 فیصد مکمل ہو چکی ہے۔

(ب) اس سکیم میں اب تک 1290 پلاٹس پالیسی کے تحت لوگوں کو الاٹ کئے جا چکے ہیں لیکن ابھی تک الاٹیوں نے مکانات کی تعمیر نہ کی ہے یہ سکیم سال 12-2011 میں شروع ہوئی۔ یہ منصوبہ ½2 (اڑھائی سال) کا تھا جس کے ٹھیکہ جات مندرجہ ذیل کمپنیوں کو دیئے گئے۔

کام کمپنی

1) روڈ، گلیات مارتھ اینڈ کو

2) واٹر سپلائی سسٹم اے اینڈ ایس انٹرپرائزز

3) سیوریج سسٹم حمادرضا اینڈ کو

صرف بجلی کا کام بر وقت فیسکو کی طرف سے مکمل نہ ہو سکا ہے محکمہ فیسکو کو -/5,48,43,922 روپے برائے کام بجلی انسٹالیشن مع اپ گریڈیشن ادا کئے جا چکے ہیں۔ فیسکو نے بھی کام موقع پر شروع کر دیا ہے بجلی کے علاوہ سکیم کے تمام ترقیاتی کام 97 فیصد مکمل ہو چکے ہیں۔ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے تین فیصد کام باقی ہے۔ فنڈز کی ڈیمانڈ کی جا چکی ہے سکیم کی تکمیل میں کسی بھی قسم کی کوئی کوتاہی نہ ہوئی ہے۔

سرگودھا: بھلوال سٹی کے لئے 19-2018 اور 20-2019 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے لئے مختص فنڈز اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*3312: **جناب صہیب احمد ملک**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا درست ہے کہ ضلع سرگودھا بھلوال سٹی میں پانی پینے کے قابل نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیوریج کا نظام بھی درہم برہم ہے؟

(ج) بھلوال سٹی کو 19-2018 اور 20-2019 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی مد میں کتنے فنڈز مہیا کئے گئے ان فنڈز کو کہاں کہاں خرچ کیا گیا؟

(د) کیا حکومت بھلوال سٹی کے لئے نئی واٹر سپلائی سکیم شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست ہی کہ بھلوال سٹی ضلع سرگودھا کا زیر زمین پانی کڑوا ہونے کی وجہ سے پینے کے قابل نہ ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے بھلوال شہر کے لئے سیوریج سکیم مکمل کر کے 2018 میں دیکھ بھال اور چلانے کی غرض سے میونسپل کمیٹی بھلوال کے حوالہ کر دی تھی جو کہ اب تک چالو حالت میں ہے۔

(ج) بھلوال شہر کے لئے فراہمی آب اور نکاسی آب کی سکیمیں مکمل ہو کر میونسپل کمیٹی بھلوال کے زیرانتظام چل رہی ہیں لہٰذا اس ضمن میں سال2018-19 اور 2019-20 کے لئے کوئی فنڈ موجود نہ ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے حال ہی میں فراہمی آب اور نکاسی آب کی سکیمیں مکمل کر کے میونسپل کمیٹی بھلوال کے حوالہ کی ہیں۔ مستقبل قریب میں کسی نئی واٹر سپلائی سکیم کے شروع کرنے کا کوئی امکان نہ ہے۔

لاہور: باغ جناح کے اندر موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں کے آزادانہ آنے جانے سے ماحول پر گندا اور آلودہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*3320: **شیخ علاؤالدین:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جناح باغ (لارنس گارڈن) لاہور میں موٹر سائیکلیں اور گاڑیاں اندرونی سڑکوں پر ممنوع ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ باغ مذکورہ کے اندر مختلف محکموں کے دفاتر قائم کر دیئے گئے ہیں اور ان کے عملہ اور افسران کی موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں کی وجہ سے باغ کے اندر سانس لینا یا سیر کرنا ناممکن ہو چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ باغ کے اندر ٹریفک اور دھوئیں نے باغ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے؟

(د) حکومت باغ کی تباہی میں ملوث تمام لوگوں کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) باغ کے مغرب کی طرف مسجد اہلحدیث والے گیٹ پر ہزاروں موٹر سائیکلیں اور گاڑیاں امتحانی مرکز کی وجہ سے ٹریفک اور باغ کے لئے گھمبیر مسئلہ پیدا ہو چکا ہے حکومت اس بارے میں اور ایک قومی ورثہ کو بچانے کی خاطر کیا اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست ہے لیکن باغ جناح ایک بہت بڑا پارک ہے جو کہ 141 ایکڑ پر پھیلا ہوا ہے لیکن بعض اوقات باامر مجبوری باغ کے کام کے لئے بڑی احتیاط سے باغ جناح کا عملہ موٹر سائیکل استعمال کر لیتے ہیں۔

(ب) انتظامیہ باغ جناح نے موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں پر مکمل پابندی عائد کی ہوئی ہے تاہم باغ کے اندر دس سے زیادہ پوائنٹس موجود ہیں جیسے کہ فلوری کلچر ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، قائداعظم لائبریری، کاسموپولیٹن کلب، جم خانہ کلب (کرکٹ گراؤنڈ)، لیڈیز کلب، ٹینس کلب، دارالسلام لائبریری، مسجد دارالسلام، گلشن ریسٹورنٹ، دفتر، دربار تُرت مراد شاہ اور رہائشیں بھی ہیں جو کہ باغ جناح کے ملازمین استعمال کرتے ہیں ان کی ضرورت کا سامان آتا جاتا رہتا ہے جس کی وجہ سے انتظامیہ باغ جناح باامر مجبوری انہیں گاڑیاں گزارنے کی اجازت دیتی ہے۔

(ج) باغ جناح کے اندر بہت کم چلنے والی ٹریفک جو کہ باامر مجبوری باغ جناح کی دیکھ بھال کا سامان فیلڈ میں پہنچانے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ مثلاً پنیریاں، گملے، بھل پہنچانا اور کوڑا اٹھانے کے لئے سرکاری ٹریکٹر ٹرالی / گاڑی استعمال ہوتی ہے اس کے علاوہ باغ جناح میں بجلی اور پانی کی لائنیں درست کرنے کے لئے سامان سٹور سے لے جانے اور لانے کے لئے موٹر سائیکل استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ سکیورٹی کی موٹر سائیکل عوام کے تحفظ کے لئے باغ میں سکیورٹی گارڈ چکر لگاتے ہیں اور اس کے علاوہ جوگنگ ٹریک پر چھڑکاؤ کیا جاتا ہے اس سے پودوں کا نقصان نہیں ہوتا بلکہ باغ جناح کے ارد گرد ٹریفک 24 گھنٹے رواں دواں ہوتی ہے جس کا دھواں یہ درخت جذب کرتے ہیں اس وجہ سے درختوں / پودوں پر اثر ضرور پڑتا ہے۔

(د) باغ جناح میں کوئی تباہی نہیں ہوئی معمول کے مطابق باغ جناح میں دیکھ بھال کا کام جاری اور ساری ہے۔انتظامیہ جدید تقاضوں کے مطابق اسکی پہلے سے زیادہ دیکھ بھال کر رہی ہے اس لئے کسی کے خلاف کارروائی کرنا درست نہیں ہے۔

(ہ) یہ درست ہے باغ کے مغرب کی طرف مسجد اہلحدیث والے گیٹ پر ہزاروں موٹر سائیکل اور گاڑیاں باغ جناح کے باہر سڑک پر پارک ہوتی ہیں جس کی وجہ سے ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔

کار پارکنگ سٹینڈ امتحانی مرکز کے بالکل سامنے ہے اور پارکنگ سٹینڈ کی جو جگہ ہے وہ صرف باغ میں سیر کرنے کے لئے آنے والے حضرات کے لئے بنایا گیا ہے اس کے باوجود امتحانی مرکز میں آنے والے طالب علم اور ان کے لواحقین وغیرہ پارکنگ میں گاڑیاں / موٹر سائیکل پارک کرتے ہیں۔

روڈ پر پارکنگ کو انتظامیہ باغ جناح نہیں روک سکتی کیونکہ سڑک ضلعی انتظامیہ کے زیر انتظام ہے اور ٹریفک پولیس ٹریفک کو کنٹرول کرنے کا بندوبست کرتی ہے۔

گزارش ہے کہ متعلقہ محکمہ تعلیم / سیکنڈری بورڈ کو ایک سپیشل پارکنگ سٹینڈ کے بندوبست کرنے کا کہا جائے اور ٹریفک پولیس کو ہدایت کی جائے کہ پارکنگ سٹینڈ کا بندوبست ہونے تک موٹر سائیکل اور گاڑیوں کی امتحانی مرکز کے سامنے باغ جناح کے گیٹ سے ہٹ کر موٹر سائیکل اور گاڑیاں سڑک کے کنارے ترتیب سے پارک کروائیں تاکہ عام ٹریفک متاثر نہ ہو اور باغ جناح کا گیٹ بھی بند نہ ہو۔

گلشن اقبال پارک لاہور میں واش رومز کی تعداد کم ہونے سے متعلقہ تفصیلات

3326*: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گلشن اقبال (پارک) لاہور کا کل رقبہ کتنا ہے اور اس کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اتنے بڑے باغ میں صرف تین واش رومز باغ کے کناروں پر تعمیر ہیں جن کی حالت بہت ناگفتہ بہ ہے اور تعداد کے لحاظ سے بھی کم ہیں جس کی وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں آئے ہوئے لوگ خصوصاً خواتین اور بچوں کو بہت مشکلات کا سامنا رہتا ہے؟

(ج) کیا حکومت گلشن اقبال پارک میں موجودہ واش رومز میں بہتری لانے اور جھولے والے ایریا کے قریب نئے ماڈل واش رومز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف): گلشن اقبال پارک لاہور کا کل رقبہ 67 ایکڑ ہے اور اس کی دیکھ بھال کے لئے ملازمین کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

ڈائریکٹر پراجیکٹ	
ڈپٹی ڈائریکٹر	
مالی	99
سکیورٹی گارڈ	71
سویپر	16
دفتری سٹاف	6
الیکٹریکل سٹاف	5
ٹوٹل	199

ان کے نام اور عہدہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہاں یہ بات بھی درست ہے کہ اتنے بڑے باغ میں صرف تین واش رومز ہیں جو کہ باغ کے اندر مختلف جگہوں پر جاگنگ ٹریک کے ساتھ ساتھ تعمیر شدہ ہیں۔

ان تین واش رومز میں سے دو قابل استعمال ہیں جبکہ ایک واش روم میں سیوریج بند ہونے کی وجہ سے بند پڑا ہے۔ ہر واش روم چار سیٹ پر مشتمل ہے جن میں سے دو خواتین اور دو مردوں کے استعمال کے لئے ہیں۔ یہ واش رومز دو سیٹ اور دو جدید طرز کے کموڈ پر مشتمل ہیں۔

(ج) جی، ہاں! محکمہ پی ایچ اے گلشن اقبال پارک میں موجودہ واش رومز میں بہتری لانے اور جھولے والے ایریا کے قریب نئے ماڈل واش رومز بنانے کا ارادہ رکھتا ہے اور واش رومز کی نئی تعمیر زیر غور ہے۔

لاہور: زیر زمین پانی کو محفوظ بنانے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***3343: محترمہ اسوہ آفتاب:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کا واٹر لیول 200فٹ سے بھی نیچے چلا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور شہر کے اکثر علاقوں میں زیر زمین پانی پینے کے لئے مضر صحت ہے؟

(ج) حکومت پانی کو محفوظ بنانے کے لئے کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے؟

(د) کیا حکومت پانی کو محفوظ بنانے کے لئے کوئی قانون سازی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک یہ قانون سازی کی جائے گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ واسا لاہور کے زیر انتظام علاقے میں پانی کا لیول 150 سے 175 فٹ کے درمیان ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ لاہور کا زیر زمین پانی صحت کے لئے موزوں ہے۔

(ج) حکومت زیر زمین پانی کو محفوظ بنانے اور اخراج کو کم کرنے کے حوالے سے خصوصی اقدامات کر رہی ہے اس سلسلے میں متبادل کے طور پر نہری پانی کی تطہیر کر کے شہریوں کو فراہم کرے گی۔ مزید بر آں مساجد کے باہر 106 واٹر ٹینک بنائے گئے ہیں جہاں سے وضو کا استعمال شدہ پانی پارکوں اور گرین بیلٹس کو فراہم کیا جا رہا ہے۔

علاوہ ازیں پارکوں کو نہری پانی سے سیراب کرنے والے 17 کھالوں کو دوبارہ بحال کیا گیا ہے جن میں باغ جناح، ریس کورس پارک، گورنر ہاؤس، ایف سی کالج، ماڈل ٹاؤن وغیرہ شامل ہیں۔اس کے علاوہ واسا لاہور (PPP) نجی و عوامی شراکت داری کے تحت 7 لاکھ واٹر میٹرز لگوائے گا جس سے پانی کو محفوظ کرنے میں مدد ملے گی۔

(د) جی، ہاں! حال ہی میں حکومت پنجاب نے پنجاب واٹر ایکٹ 2019 کی منظوری دی ہے۔ اس کے علاوہ واسا لاہور نے ایل ڈی اے ایکٹ 1976 کے تحت پانی کے ریگولیشنز میں ترمیم کی ہے جس کے تحت پینے کے پانی کو بچانے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

لاہور: پی پی۔ 152 میں قائم آبادی
شاہین آباد بند روڈ کو صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3379: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے حلقہ پی پی۔152 شاہین آباد بند روڈ کی آبادی میں تاحال واٹر سپلائی کی سہولت نہ ہے اور ہزاروں رہائشی زیر زمین مضر صحت پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ آبادی کو واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کو تیار ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ بات درست نہ ہے۔ لاہور کے حلقہ پی پی۔152 شاہین آباد بند روڈ کی آبادی میں واٹر سپلائی کی سہولت موجود ہے تصاویر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔علاوہ ازیں اس ٹیوب ویل کے پانی کا ٹیسٹ PCRWR لیبارٹری سے کروایا جا چکا ہے جس کے مطابق یہ پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔

(ب) مذکورہ آبادی میں واٹر سپلائی کی سہولت پہلے سے موجود ہے۔

ضلع جہلم: پی پی۔27 تحصیل پنڈ دادنخان کے چکوک اور قصبوں کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*3430: **محترمہ حنا پرویز بٹ**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔27 جہلم تحصیل پنڈ دادنخان میں سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنے چکوک، قصبوں اور آبادی کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل پنڈ دادنخان کے تمام چکوک میں پانی پینے کے قابل نہ ہے جس کی وجہ سے ہیپاٹائٹس جیسی موذی امراض میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک مذکورہ تحصیل کے تمام چکوک کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پی پی۔27 جہلم تحصیل پنڈ دادنخان سال 19-2018 اور 20-2019 ترقیاتی پروگرام کے تحت نرومی ڈھن، ملکانہ چشمہ پر مشتمل 31 گاؤں کی 63755 آبادی کو واٹر سپلائی سے مستفید کیا جا رہا ہے اس کے علاوہ واٹر سپلائی سکیم کندوال سے بھی گاؤں کے لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے جبکہ گاؤں پنن وال تحصیل پنڈ دانخان کے لئے مکمل ڈرینج سکیم پر کام جاری ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ تحصیل پنڈ دادنخان کے زیادہ تر چکوک کا پانی کڑوا ہونے کی وجہ سے پینے کے قابل نہ ہے۔ البتہ کڑوا پانی ہیپاٹائٹس جیسی کسی بھی بیماری کی وجہ نہ ہے۔

(ج) مذکورہ دیہات میں گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق مرحلہ وار واٹر سپلائی کی سہولیات فراہم کی جائیں گی جبکہ موجودہ مالی 20-2019 ترقیاتی پروگرام کے تحت نرومی ڈھن، ملکانہ چشمہ پر مشتمل 31 گاؤں کو واٹر سپلائی سے مستفید کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ واٹر سپلائی سکیم کندوال سے بھی گاؤں کے لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

تحصیل جام پور میں نئی اور پرانی سیوریج لائن کے پائپ کی چوڑائی کے موازنہ سے متعلقہ تفصیلات

*3443: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جام پور ضلع راجن پور میں نئی سیوریج لائن کے پائپ کی چوڑائی منظور شدہ کتنی ہے اور پرانے سیوریج پائپ کی چوڑائی کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ٹھیکیدار نے نئی سیوریج لائن کے پائپ کی چوڑائی کم کر دی ہے؟

(ج) جام پور میں نئے سیوریج کے پائپ کی چوڑائی بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) تمام کام بمطابق ایسٹیمیٹ ٹی ایس کیا جارہا ہے۔ پرانی سیوریج لائن کے مین پائپ کا سائز 30" قطر ہے جبکہ نئی بچھائی جانے والی مین لائن کا سائز 54" قطر ہے۔

(ب) ٹھیکیدار ایسٹیمیٹ ٹی ایس کے مطابق کام کر رہا ہے۔ شہر میں کہیں بھی بچھائی جانے والی لائن کا سائز پرانی لائن کے سائز سے کم نہ ہے۔

(ج) سیوریج لائن کا ڈیزائن آئندہ 25 سال میں آبادی کے اضافہ کو مدِ نظر رکھ کر کیا گیا ہے۔ ڈیزائن کے مطابق جام پور شہر میں 9"، 12"، 15"، 18"، 21"، 24"، 27"، 33"، 42"، 54" قطر کا پائپ لگایا جارہا ہے جو کہ پہلے سے لگے ہوئے سیور کے سائز سے کم نہ ہے نیز ڈیزائن شدہ پائپ کے سائز کو مزید چوڑا نہیں کیا جاسکتا۔

کامران کی بارہ دری کی تزئین و آرائش سے متعلقہ تفصیلات

*3489: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت تاریخی یادگار کامران کی بارہ دری کی تزین و آرائش کا ارادہ رکھتی ہے تو اس منصوبہ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

جی، ہاں! حکومت اس منصوبہ کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ کامران کی بارہ دری ایک تاریخی یادگار ہے اور یہ پارک اس علاقہ میں واحد آٹھ ایکڑ پر محیط پارک ہے۔ حکومت پنجاب اس کی تزین و آرائش کے لئے ایک منصوبہ بنا رہی ہے جس کے ڈیزائن کی منظوری کے بعد تخمینہ لاگت نکالا جائے گا اس منصوبہ میں پارک کی اپ گریڈیشن، پارکنگ ایریا کا قیام، کنٹین و فواروں کی بحالی شامل ہیں۔

ساہیوال: واٹر سپلائی سکیم کمیر کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*3536: **جناب محمد ارشد ملک**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی کمیر ضلع ساہیوال میں واٹر سپلائی پراجیکٹ کب قائم کیا گیا اس پر کتنی لاگت آئی کتنا کام مکمل ہوا کتنا بقایا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) جن کچی آبادیوں اور شہر کے علاقوں کو واٹر سپلائی کے ذریعے صاف پانی مہیا ہوتا ہے اُن کے نام کی فہرست فراہم فرمائیں؟

(ج) جن کچی آبادیوں میں واٹر سپلائی کی پائپ لائن ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور پانی چشموں کی طرح بہہ رہا ہے مزید لوگوں کے گھروں کی دیواروں کے ساتھ واٹر سپلائی کے پائپ لگائے گئے ہیں اُن سے خارج ہونے والا پانی سڑکوں، محلوں، اور گلیوں میں جمع ہو رہا ہے جس سے مچھر پیدا ہوتا ہے اور اہل علاقہ کے لوگ مہلک بیماروں میں مبتلا ہو رہے ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت ان کا مستقل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساہیوال کے افسران اور ملازمین کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں مزید برآں واٹر سپلائی سکیم کمیر کب تک مکمل ہو جائے گی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) میونسپل کمیٹی کمیر شریف چک نمبر 120/9-L میں واٹر سپلائی کا منصوبہ 2009 میں شروع ہوا تھا مگر مالی سال 12-2011، 13-2012، 15-2014 اور 16-2015 میں منصوبہ unfunded ہونے کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکا۔ منصوبہ کا تخمینہ لاگت 95.272 ملین روپے ہے اور اس سکیم کا ٹھیکہ ایم ایس نوید کنسٹرکشن کمپنی بورے والا کو دیا گیا۔ فنڈز نہ آنے کی وجہ سے اور محکمہ اوقاف کی طرف سے ٹینکیوں کی جگہ بروقت نہ ملنے کی وجہ سے منصوبہ تاخیر کا شکار ہوا لہٰذا سکیم کا ایسٹیمیٹ revise کیا گیا اور باقی کام ایم ایس ظفر علی طور بورے والا کو الاٹ کیا گیا ہے جس نے بقیہ کام مکمل کر دیا ہے اس سکیم کا 50 فیصد حصہ operational کر دیا گیا ہے اور یہ سکیم operation under test ہے یہ سکیم جلد ہی مکمل چالو کر کے ٹاؤن کمیٹی کمیر کے حوالے کر دی جائے گی۔

(ب) شہر کی تقریباً تمام آبادیوں میں پینے کے صاف پانی کا پائپ بچھا دیا گیا ہے جن میں مین آبادی کمیر، محلہ صادق آباد، محلہ اسلام پورہ اور کچی آبادی وغیرہ شامل ہیں۔

(ج) یہ کہ ٹاؤن کمیٹی کمیر میں مختلف سالوں میں مختلف ایجنسیوں جن میں لوکل گورنمنٹ، ضلع کونسل اور ٹاؤن کمیٹی شامل ہیں نے سیوریج لائنز ڈالی ہیں جس کی وجہ سے واٹر سپلائی کا کچھ پائپ ٹوٹ گیا ہے جس کی وجہ سے مختلف جگہوں پر leakages سامنے آئی ہیں جن پر مسلسل کام ہو رہا ہے اور جلد ہی تمام شہر کو leakages سے پاک کر دیا جائے گا۔

(د) محکمہ کی طرف سے کوئی کوتاہی نہ کی گئی ہے اور سکیم مرحلہ وار مکمل کی گی ہے یہ کہ سکیم ٹیسٹ آپریشن میں ہے اور پچھلے چھ ماہ سے بجلی کا بل بھی ٹھیکیدار کے ذریعے جمع کروایا جا رہا ہے۔ تاہم ٹاؤن کمیٹی کمیر سکیم کا انتظام سنبھالنے سے گریزاں ہے اگر ٹاؤن کمیٹی کمیر سکیم لینے کو تیار ہے تو دو ماہ کے اندر اندر سکیم ہر لحاظ سے تیار کر کے ان کے حوالے کر دی جائے گی۔ حکومت کی پالیسی کے مطابق سکیم کے چلانے کی ذمہ داری ٹاؤن کمیٹی کی ہے محکمہ کے پاس اس سلسلہ میں کوئی فنڈز نہ ہیں۔

سرگودھا: بھلوال کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3598: **محترمہ طٰحیٰا نون:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

بھلوال کی عوام کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات حکومت کے زیر غور ہیں کب مکمل ہوں گے کیا یہ بھلوال کی تمام آبادی کی ضرورت کو پورا کرے گی اگر یہ زیر غور نہیں ہے تو محکمہ کب بھلوال کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

بھلوال شہر کی موجودہ آبادی 100135 نفوس پر مشتمل ہے۔ بھلوال شہر کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے ایک واٹر سپلائی سکیم سال 2009 میں بنائی گئی جو کہ میونسپل کمیٹی کے زیرِ انتظام چل رہی ہے۔ بعد ازاں بڑھتی ہوئی آبادی کے پیشِ نظر واٹر سپلائی سکیم بھلوال کی توسیع کا منصوبہ شروع کیا گیا جو کہ سال 2016 میں مکمل ہو گیا۔ چونکہ اربن سکیموں کو چلانے اور ان کی دیکھ بھال کی ذمہ داری میونسپل کمیٹی پر ہے لہٰذا توسیع سکیم بھی میونسپل کارپوریشن کے حوالے کر دی گئی۔ اس وقت شہر کی تقریباً 70 فیصد آبادی میٹھے پانی سے مستفید ہو رہی ہے اور بقایا 30 فیصد آبادی جو کہ نئی آبادیوں اور کالونیوں پر مشتمل ہے کو پینے کا پانی میسر نہ ہے۔ بقایا آبادی کو پانی مہیا کرنے کے لئے فی الحال فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کوئی نیا منصوبہ زیرِ غور نہ ہے۔

لاہور: القادر سکیم مدینہ کالونی باغبانپورہ
کے مکینوں کو صاف پانی کی عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*3629: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ القادر سکیم (مدینہ کالونی باغبانپورہ) لاہور کے علاقہ میں صاف پانی کی پائپ لائن میں گندا اور بدبودار پانی آرہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ القادر سکیم کے علاقہ میں مکینوں کو آئے روز پانی کی بندش کا کئی روز تک سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) کیا محکمہ القادر سکیم کے علاقے میں صاف پانی کی مسلسل دستیابی کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے، القادر سکیم میں اس وقت صاف پانی اور سیوریج سے متعلق کسی بھی قسم کی کوئی شکایت نہ ہے۔ البتہ شکایت کی صورت میں محکمہ کی جانب سے فوری ازالہ کیا جاتا ہے۔ مزید برآں ماہ فروری 2020 میں مذکورہ علاقہ سے واسا لیبارٹری نے پانی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ فراہمی آب کے لئے ٹیوب ویلوں کو مقررہ اوقات میں چلایا جاتا ہے جس سے لوگ روزانہ کی بنیاد پر مستفید ہوتے ہیں۔

(ج) جی، ہاں! واسا روزانہ کی بنیاد پر القادر سکیم کے مکینوں کو صاف پانی مہیا کر رہا ہے۔

لاہور: واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویل چلانے کے اوقات کار سے متعلقہ تفصیلات

***3640: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صاف پانی کے ٹیوب ویل کا ٹائم 5:00 بجے سے صبح 9:00 بجے تک اور اس کے بعد 4:00 بجے شام چلتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 9:00 بجے صبح سے شام 4:00 بجے تک دورانیاں 6 گھنٹے بنتا ہے جو کہ بہت زیادہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صبح 9:00 بجے سے شام 4:00 بجے تک لاہور کے شہری پانی کی بوند بوند کو ترس جاتے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ٹیوب ویلوں کے چلنے کے دورانیے کو کم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ موسم سرما میں ٹیوب ویل مندرجہ ذیل اوقات کے دوران چلائے جاتے ہیں اور اس کا کل دورانیہ 10 گھنٹے ہے۔ تاہم ان کے چلانے کا دورانیہ حسب ضرورت بڑھایا بھی جاتا ہے۔

1) صبح 5:00 بجے تا 9:00 بجے

2) دوپہر 12:00 بجے تا 2:00 بجے

3) شام 5:00 بجے تا رات 9:00 بجے

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ صبح اور شام کے علاوہ دوپہر کے وقت (12:00 بجے تا 2:00 بجے) بھی فراہمی آب کے لئے ٹیوب ویل چلائے جاتے ہیں۔

(د) ٹیوب ویلوں کو درج بالا اوقات کار کے مطابق چلایا جا رہا ہے۔ موسمی حالات اور بلحاظ ضرورت ان میں تبدیلی کی جاتی ہے۔

لاہور: کماہاں روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3663: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ کماہاں روڈ لاہور بری طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی وجہ سے لیڈز یونیورسٹی جانے والے طالب علم مشکل کا شکار ہیں حکومت کب تک اس روڈ کی تعمیر / مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

اس سڑک کی تعمیر / مرمت کا تخمینہ لاگت تیار کر لیا گیا ہے اور اگلے مالی سال کے بجٹ میں اس کو شامل کر لیا جائے گا۔ اس سڑک کی تعمیر و مرمت کا تخمینہ لاگت آٹھ کروڑ ہے۔

اوکاڑہ: شہر کی حدود میں واٹر سپلائی کے لئے
نصب ٹیوب ویلز کی تعداد اور ان کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

*3675: **جناب منیب الحق**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اوکاڑہ شہر کی حدود میں واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل کہاں کہاں نصب ہیں ہر ٹیوب ویل سے کتنے گیلن پانی روزانہ سپلائی کیا جاتا ہے؟

(ب) اس شہر کی کتنے فیصد آبادی کو ان ٹیوب ویل سے واٹر سپلائی کی سہولت دستیاب ہے؟

(ج) ان میں کون کون سے ٹیوب ویل کب سے خراب ہیں؟

(د) مزید کتنے ٹیوب ویل کہاں کہاں لگانے کا ارادہ ہے اور کب تک یہ ٹیوب ویل لگا دیئے جائیں گے؟

(ہ) اس شہر کی کتنی آبادی ہے اور اس شہر میں کب واٹر سپلائی کی لائن بچھائی گئی تھی سال 19-2018 اور20-2019 میں اس شہر میں کتنی رقم واٹر سپلائی اور ٹیوب ویلوں پر خرچ کی گئی تھی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) اوکاڑہ شہر کی حدود میں واٹر سپلائی کے لئے 22 ٹیوب ویل LBDC نہر اور 4/L ڈسٹری بیوٹری پر نصب ہیں۔ جن میں سے 16 کام کر رہے ہیں اور ان سے تقریباً 47,25,000 گیلن پانی روزانہ شہر کو سپلائی کیا جارہا ہے۔

(ب) ان ٹیوب ویل سے تقریباً شہر کی 50 فیصد آبادی کو واٹر سپلائی کی سہولت دستیاب ہے۔

(ج) بائیس ٹیوب ویل میں سے چھ ٹیوب ویل خراب ہیں۔ جس میں تین ٹیوب ویل جن کا ڈسچارج ہاف کیوسک ہے عرصہ تین سال سے بند ہیں۔ باقی تین ٹیوب ویل ڈسچارج ایک کیوسک عرصہ چھ ماہ سے بند ہیں۔

(د) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ اوکاڑہ نے نہر LBDC کے ساتھ 26 نئے ٹیوب ویل لگائے ہیں جن میں سے 12 ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں۔ باقی 14 ٹیوب ویل اگلے مالی سال میں چالو ہو جائیں گے۔

(ہ) اوکاڑہ شہر کی موجودہ آبادی تقریباً 3,39,139 نفوس پر مشتمل ہے۔ اس شہر میں تقریباً 1980 کے اوائل میں واٹر سپلائی لائینیں بچھائی گئی تھیں جس کا زیادہ تر حصہ شہر کے شمالی علاقہ میں ہے۔ اس کے بعد بھی مختلف ادوار میں مختلف ایجنسیاں کام کرتی رہی ہیں۔ مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اوکاڑہ نے 735.341 ملین روپے خرچ کئے ہیں۔

لاہور: حلقہ پی پی-146 میں سیوریج
اور واٹر سپلائی کے پائپ لائن کی تبدیلی سے متعلقہ تفصیلات

*3802: **محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-146 لاہور میں مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں سیوریج کی پرانی لائنوں کو تبدیل کرنے اور واٹر سپلائی کی خستہ حال پائپ لائن کو تبدیل کرنے کے لئے کتنا بجٹ حکومت نے مختص کیا تھا نیز مذکورہ سکیموں میں کتنی مکمل ہو چکی ہیں اور کتنا کام بقایا رہتا ہے؟

(ب) مذکورہ دونوں سکیموں پر اب تک کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے کتنی رقم بقایا ہے کام مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیاحکومت مذکورہ حلقے میں پرانی سیوریج لائن کو تبدیل کرکے بڑی سیوریج لائن ڈالنے اورواٹر سپلائی کی لائنیں نئی ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے توکب تک اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) حلقہ پی پی-146لاہور میں مالی سال 19-2018 کے دوران واسانے لاہور ڈویلپمنٹ package کے تحت9"اور"12 کی تقریباً3500-Rft پرانی سیوریج پائپ لائنوں کو تبدیل کیا ہے۔ مزید برآں اسی پیکیج کے تحت واٹر سپلائی کی 4"اور"6 کی تقریباً 3520 - Rft پائپ لائنز تبدیل کی گئی ہیں۔ مذکورہ پائپ لائنز تبدیل کرنے کے لئے لاہور ڈویلپمنٹ package کے تحت 45.00 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں نیز مذکورہ سکیموں کا تمام کام مکمل ہوچکاہے اور نئی تبدیل شدہ پائپ لائنیں چالو حالت میں ہیں۔

(ب) ایضاً

(ج) مذکورہ حلقہ میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی پائپ لائنیں مکمل فنکشنل ہیں اور احسن طریقے سے کام کر رہی ہیں۔البتہ ضرورت کے مطابق سیوریج اور واٹر سپلائی پائپ لائنیں تبدیل کی جاسکتی ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور میں گندے نالوں کی تعداد اور نکاسی آب سے متعلقہ تفصیلات

544: محترمہ کنول پرویز چودھری: وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہر لاہور میں گندے نالوں (ڈرین) کی کل تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان ڈرین کا گندہ پانی دریائے راوی میں پھینکا جا رہا ہے؟

(ج) اگر درست ہے تو محکمہ اس کی روک تھام اور سدباب کے لئے کیا کوئی منصوبہ / حکمت عملی رکھتا ہے تو تفصیلا بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) واسا لاہور کے زیر انتظام بڑے بارشی نالوں کی تعداد بارہ ہے۔

(ب) جی، ہاں! تاحال نالوں کا گندہ پانی دریائے راوی میں ڈالا جا رہا ہے۔

(ج) واسا لاہور نے اس مسئلے کے مکمل حل کے لئے چھ ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس تجویز کئے ہیں۔ جس سے لاہور کے تمام سیوریج ویسٹ کی ٹریٹمنٹ ممکن ہو سکے گی۔ مذکورہ ٹریٹمنٹ پلانٹس کی تنصیب کے لئے واسا لاہور کو اربوں روپے کا کثیر سرمایہ درکار ہے۔ فنڈز کی عدم دستیابی کے باعث ان پلانٹس کی تنصیب پر کوئی پیشرفت نہ ہو سکی ہے۔ تاہم اس سلسلے میں حال ہی میں واسا لاہور نے ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس کے ڈیزائن / فزیبلٹی سٹڈی کے لئے مشاورتی فرم نیسپاک کی خدمات حاصل کی ہیں۔ اس سلسلے میں مالی اعانت ایشین انفراسٹرکچر انوسٹمنٹ بینک (AIIB) کرے گا۔ فزیبلٹی سٹڈی کی تکمیل اور فنڈز کی دستیابی کے ساتھ ہی ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس منصوبہ پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

لاہور: گلشن شالامار سکیم میں فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

631: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گلشن شالامار سکیم عقب شالامار باغ باغبانپورہ لاہور میں مقیم لوگوں کے لئے کوئی فلٹریشن پلانٹ لگایا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ فلٹریشن پلانٹ چالو حالت میں ہے؟

(ج) آخری مرتبہ اس واٹر فلٹریشن پلانٹ کے فلٹر کب تبدیل کیے گئے تھے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جی، ہاں! محکمہ واسا نے گلشن شالامار سکیم عقب شالامار باغ باغبانپورہ لاہور میں مقیم لوگوں کے لئے فلٹریشن پلانٹ نصب کیا ہوا ہے۔

(ب) جی ہاں یہ فلٹریشن پلانٹ چالو حالت میں ہے۔ تصاویر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) اس فلٹریشن پلانٹ کے فلٹر تبدیل نہیں ہوئے بلکہ اس میں ممبرین اور آرسینک میڈیا استعمال کیا جاتا ہے۔ جن کو بالترتیب 10 اور 3 سال بعد تبدیل کیا جاتا ہے۔

منڈی بہاؤالدین کے گاؤں اور شہر میں
واٹر سپلائی اور سیوریج سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

959: محترمہ فائزہ مشتاق: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین کے کس گاؤں / شہر میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیمیں چل رہی ہیں، کس گاؤں / شہر میں یہ سکیمیں بند ہیں؟

(ب) ان سکیموں کے لئے سال 2018-19 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ج) کیا حکومت ان جاری شدہ سکیموں کو مزید جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن منڈی بہاؤالدین کے تحت مندرجہ ذیل واٹر سپلائی اور سیوریج سکیمیں چل رہی ہیں۔

1۔ واٹر سپلائی/سیوریج سکیم منڈی بہاؤالدین سٹی
2۔ سیوریج سکیم بھیرووال
3۔ واٹر سپلائی/سیوریج سکیم پھلیا شریف
4۔ واٹر سپلائی سکیم ملکوال سٹی
5۔ سیوریج سکیم ملکوال سٹی
6۔ سیوریج سکیم کھائی بکن
7۔ واٹر سپلائی سکیم بادشاہ پور
8۔ سیوریج سکیم پھالیہ سٹی
9۔ واٹر سپلائی سکیم چوٹ دھیراں
10۔ واٹر سپلائی سکیم جیبہ
11۔ سیوریج سکیم پنڈی کالو
12۔ سیوریج سکیم مانگٹ
13۔ واٹر سپلائی سکیم بھاگوال، نورپور پیراں

(ب) ان مندرجہ بالا سکیموں کے لئے سال 19-2018 کے بجٹ میں 82.702 ملین روپے مختص تھے۔

(ج) جی، ہاں!

محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساہیوال

کا سال 19-2018 کا بجٹ اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

964: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساہیوال کا سال 19-2018 کا بجٹ کتنا تھا کتنے ترقیاتی کام ہوئے کتنا فنڈ خرچ ہوا کاموں کی تفصیل مع تخمینہ لاگت سے آگاہ کریں؟

(ب) محکمہ ہذا میں کتنے ملازمین ساہیوال میں عرصہ سے تعینات ہیں کس کس گریڈ پر ہیں کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں اور کب سے ہیں مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) محکمہ ہذا میں کتنے ڈیلی ویجز/کنٹریکٹ ملازمین کب سے ہیں ان کو مستقل کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے مزید خالی اسامیوں کو کب تک پُر کر دیا جائے گا مکمل حقائق سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساہیوال کا سال 19-2018 کا بجٹ 51.611 ملین روپے تھا جس میں سے 51.444 ملین روپے خرچ ہوئے۔ کاموں کی تفصیل مع تخمینہ لاگت Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن ساہیوال میں اسامیوں کی کل تعداد 70 ہے۔ اس وقت 58 ملازمین اپنے عہدوں پر کام کر رہے ہیں۔ بارہ سیٹیں خالی ہیں۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ ہذا میں کنٹریکٹ ملازمین کی تعداد 30 ہے باقی تمام ملازمین ریگولر ہیں۔ حکومت کنٹریکٹ ملازمین کو جلد ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلہ میں اعلیٰ سطح پر ورکنگ ہو رہی ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے خالی اسامیوں کو جلد پُر کر لیا جائے گا۔

ساہیوال: پی پی۔198 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

965: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔198 ساہیوال کے کس کس گاؤں / قصبہ / شہر / ٹاؤن کمیٹی / میونسپل کمیٹی میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیمیں چل رہی ہیں اور کس کس گاؤں / قصبہ / شہر کی سکیمیں بند ہیں؟

(ب) اس حلقہ کے کس کس گاؤں / قصبہ / شہر میں سیوریج و واٹر سپلائی کی سکیمیوں پر کام ہو رہا ہے ان کے لئے سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے کتنا خرچ ہوا ہے کتنا بقایا ہے مزید کتنی ضرورت ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں اور کب تک یہ سکیمیں مکمل کر دی جائیں گی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چک نمبر5/85 ایل سکیم جو کہ واٹر سپلائی چک نمبر9/86 ایل گزر کا آپریشنل دونوں چکوک کو کیا جانا تھا وہ بھی نامکمل ہے کب تک دونوں چکوک کو واٹر سپلائی کی سہولت مہیا کر دی جائے گی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پی پی-198 ساہیوال کے چار دیہاتوں میں واٹر سپلائی سکیمیں چل رہی ہیں اور 9 دیہاتوں میں واٹر سپلائی سکیمیں واپڈا بل کی عدم ادائیگی کی وجہ سے بند ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پی پی-198 میں چک نمبر120/9-L کمیر میں سیوریج کی ایک سکیم چل رہی ہے اس کے علاوہ چک نمبر 89/6-R، R-6/90، R-6/91، R-6/92 اور R-6/94 میں جزوی طور پر سیوریج چل رہا ہے۔

(ب) مالی سال19-2018 میں واٹر سپلائی سکیم چک نمبر120/9-L کمیر چل رہی تھی جو کہ مکمل ہو گئی ہے اس کا تخمینہ لاگت95.148 ملین روپے ہے جبکہ مالی سال 2019-20 میں حلقہ پی پی-198 میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی کسی سکیم پر کام نہ ہوا ہے۔

(ج) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے مالی سال16-2015 میں واٹر سپلائی سکیم L-5/85 مکمل کر کے چالو حالت میں متعلقہ گاؤں کی یوزر کمیٹی کو hand over کر دی تھی لیکن یوزر کمیٹی کی عدم دلچسپی اور واپڈا کی عدم ادائیگی کی وجہ سے سکیم بند ہے۔ واٹر سپلائی سکیم L-9/86 مالی سال11-2010 میں مکمل ہونے کے بعد متعلقہ یوزر کمیٹی کو hand over کر دی گئی تھی جس کی تخمینہ لاگت 4.148 ملین روپے تھی۔ سکیم عدم ادائیگی واپڈا بل کی وجہ سے بند پڑی ہے۔

ساہیوال پی ایچ اے کے زیر انتظام پارکس / گرین بیلٹس
کے رقبہ، ملازمین کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

967: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں پی ایچ اے کے زیر انتظام کتنے پارکس / گرین بیلٹس ہیں اورانکا رقبہ کتنا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) پی ایچ اے ساہیوال کے کتنے ملازمین / افسران ہیں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی اسامیوں پر کب سے ملازمین تعینات ہیں ان کی تفصیل گریڈ وار بتائیں؟

(ج) پی ایچ اے ساہیوال کے کتنے ڈیلی ویجز/ عارضی ملازمین کب سے ہیں، عرصہ تعیناتی کیا ہے، کیا یہ درست ہے کہ ڈیلی ویجز ملازمین کو سیاسی طور پر فارغ کر کے نئے افراد کو بھرتی کیا گیا ہے سال 18-2017 اور سال 19-2018 میں فارغ کیے گئے اور رکھے گئے ڈیلی ویجز ملازمین کے بارے میں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ساہیوال میں پی ایچ اے کے زیر انتظام پارکس کی تعداد 29 ہے۔ پارکس کا ٹوٹل رقبہ 116.42 ایکڑ پر مشتمل ہے اور گرین بیلٹس کی کُل تعداد20 ہے۔ جس کا ٹوٹل رقبہ 23ایکڑ پر مشتمل ہے تفصیلAnnex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی ایچ اے ساہیوال کے افسران / ملازمین کی منظور شدہ اسامیوں کی کُل تعداد355 ہے۔ تفصیلAnnex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ گریڈ(1 تا16)ملازمین کی موجودہ تعداد74 ہےAnnex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ افسران گریڈ (17 تا19) کی موجودہ تعداد4 ہے تفصیلAnnex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔277 اسامیاں خالی ہیں۔ گریڈ وار افسران / ملازمین کی تعیناتی کی تفصیل اور خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی ایچ اے ساہیوال میں اکتوبر2018میں138ڈیلی ویجز ملازمین کو89دنوں کا عرصہ تعیناتی مکمل ہونے پر فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے فارغ کیا گیا تھا۔ یہ بات درست نہ ہے کہ ان کو فارغ کر کے سیاسی وابستگی کی بنیاد پر ملازمین کو بھرتی کیا گیا۔ فنڈز کی عدم دستیابی کی بناء پر فارغ شدہ ڈیلی ویجز ملازمین جو کہ مالی / بیلدار تھے کی جگہ ابھی تک ڈیلی ویجز پر بھرتی نہ کی گئی ہے۔ مالی سال18-2017میں140ڈیلی ویجز ملازمین تعینات رہے تفصیلAnnex-Eایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اور مالی سال19-2018 میں138ڈیلی ویجز ملازمین تعینات رہے۔ جن کی تفصیلAnnex-Fایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور پی ایچ اے
کے بورڈ آف ڈائریکٹر کے ممبران اور چیئرمین سے متعلقہ تفصیلات

968:**جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی ساہیوال کے بورڈ آف گورنرز کتنے ممبران پر مشتمل ہے ان کے نام عہدہ و گریڈ بتائیں مزید ان اداروں کے بورڈ آف گورنرز مکمل ہیں یا نہیں سے بھی آگاہ فرمائیں؟

(ب) ساہیوال پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز اور چیئرمین کون کب سے ہیں ان کی تعلیمی قابلیت / سماجی خدمت کیا کیا ہیں۔ مزید ان کے اختیارات کیا ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا بورڈ آف گورنر کے بغیر چیئرمین اکیلا ٹھیکہ دے سکتا ہے تو کتنی مالیت کا مزید کیا تمام ٹھیکہ جاتPEPRAکے مطابق دیئے گئے ان میںTransparencyپائی جاتی ہے کیا تمام ٹھیکہ جات منصوبہ جات کے متعلق ضلع کے ممبران اسمبلی سے رائے لی گئی سال19-2018اور سال20-2019کے تمام منصوبہ جات مع تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پی ایچ اے ایکٹ 2012 کے مطابق پی ایچ اے ساہیوال کا بورڈ آف ڈائریکٹرز 16 ممبران پر مشتمل ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔۔ تاہم پی ایچ اے ساہیوال کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے تین ممبران جن میں environmentalist اور ایک horticulturalist شامل ہے کی تعیناتی ہونا باقی ہے جن کا کیس گورنمنٹ آف پنجاب کو بھجوایا جاچکا ہے تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی ایچ اے ساہیوال کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے چیئرمین جناب محمد علی شکور ہیں جس کو مجاز اتھارٹی نے مورخہ 18-10-2018 کو چیئرمین تعینات کیا اور لاء گریجویٹ ہیں تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ وہ ایک سیاسی اور سماجی شخصیت ہیں۔ چیئرمین پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی ایکٹ 2012 کے سیکشن 6 کے تحت بورڈ آف ڈائریکٹر کے اجلاس کی صدارت کرتا ہے۔ بورڈ آف ڈائریکٹر کے ممبران اکثریتی رائے سے پی ایچ اے کے حوالے سے فیصلہ سازی کرتے ہیں۔ اگر کسی مسئلے پر ممبران کے ووٹ برابر ہوں تو چیئرمین اپنے کاسٹ ووٹ سے فیصلہ سازی کا کردار ادا کرتا ہے۔ میاں فرخ ممتاز مانیکا ایم پی اے پی پی۔191 اور محترمہ ساجدہ یوسف ایم پی اے ڈبلیو۔327 بورڈ کے ممبر ہیں۔ جن کی نامزدگی جناب اسپیکر صوبائی اسمبلی نے مورخہ 23-08-2019 کو کی ہے تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ چیمبر آف کامرس ساہیوال کا صدر عہدہ کے لحاظ سے بورڈ آف ڈائریکٹر کا ممبر ہے۔ دیگر تین ممبران جن میں دو environmentalist اور ایک horticulturalist شامل ہے کے علاوہ بقیہ ممبران بصیغہ عہدہ سرکاری افسران ہیں۔

(ج) چیئرمین کو بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری کے بغیر کسی قسم کا ٹھیکہ دینے کا اختیار نہ ہے۔ پی ایچ اے ساہیوال میں تمام تر ٹھیکہ جات تمام قانونی تقاضوں کو پورا کرکے دیئے جاتے ہیں اور مکمل شفافیت کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ تاہم سال 19-2018 اور 20-2019 میں فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے کسی بھی ترقیاتی کام کا ٹھیکہ نہ دیا گیا ہے۔ پی ایچ اے ساہیوال

اتھارٹی ہونے کی بنیاد پر تمام ترترقیاتی منصوبہ جات کی منظوری اپنے بورڈ آف ڈائریکٹرز سے لیتی ہے جس میں دو ممبران صوبائی اسمبلی بھی شامل ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر808 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جو پڑھی جا چکی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر قانون نے دینا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر مجھے اجازت دیں تو میں جواب دے دوں کیونکہ یہ تحریک التوائے کار mineral department سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ جواب پڑھ دیں۔

پاکپتن میں محکمہ کے عملہ کی ملی بھگت سے ریت مافیا کا ریت مقررہ ریٹ سے زیادہ میں فروخت کرنا

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار کے ذریعے کہا گیا تھا کہ گورنمنٹ نے ریت کی فی ٹرالی کی قیمت -/400روپے مقرر کی ہے اور محکمہ کے افسران اس قیمت پر ریت فروخت کرانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں لیکن ریت مافیا پاکپتن میں انتہائی مضبوط ہو چکا ہے اور وہ من مانے ریٹ پر -/2500روپے فی ٹرالی فروخت کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں Minister for Mines سے بھی میری بات ہوئی تھی اور جو متعلقہ ممبر اس ضلع سے ہیں، ان سے بھی بات ہوئی تھی۔

جناب سپیکر! یہ درست بات تھی کہ یہاں پر over charging کی جا رہی تھی لیکن اس وقت میں نے Minister for Mine and Mineral سے یہ request کی تھی کہ وہ بھی اپنے محکمہ کو لکھ دیں اور ہم بھی ڈپٹی کمشنر کو لکھتے ہیں کہ اس چیز کا کوئی سدّباب کیا جائے۔ انشاءاللہ تعالیٰ محکمہ کو اس سلسلے میں باقاعدہ ہدایت جاری کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ !اس دن جناب محمد وارث شاد نے بھی بات کی تھی تو اس کو بھی سامنے رکھ کر کوئی ہدایت جاری کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار پاکپتن سے متعلقہ تھی اور وارث شاد کی علیحدہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ جس میں مفاد عامہ سے متعلقہ قراردادیں ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، جناب خلیل طاہر سندھو! ابھی آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر وقت نہیں ملے گا کیونکہ اب ہم قراردادیں لے رہے ہیں اس کے بعد میں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر سنوں گا۔ آپ فکر نہ کریں اور ایک منٹ ذرا صبر کریں۔ پہلے ہم مورخہ 25-فروری 2020 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ سبین گل خان کی ہے جو کہ پڑھی جا چکی ہے جس پر منسٹر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری! آپ کے پاس اس جواب آگیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! محترمہ سبین گل خان کی قرارداد ان سے متعلقہ نہیں ہے اور اگر آپ مجھے حکم دیں تو میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ جواب دے دیں۔

پینے کے صاف پانی کی فراہمی کا بنیادی حق آئین میں شامل کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے لیکن اس قرارداد میں انہوں نے فرمایا ہے کہ جس طرح آئین میں اس بات کا تعین کیا گیا ہے کہ مفت صحت اور مفت بنیادی تعلیم حکومت provide کرے گی اسی طرح صاف پانی فراہم کرنے کے لئے آئین میں ترمیم کی جائے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا تھا کہ یہ قرارداد اس لئے نہیں بنتی کہ اس میں Constitutional amendment ہونی ہے اس لئے اسے مسترد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی انسانی زندگی کے لئے بنیادی ضرورت ہے لیکن عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہے لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 19۔ الف میں دیئے گئے حق معلومات اور آرٹیکل 25۔ الف میں دی گئی مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کی طرح پاکستان کے ہر شہری کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو بھی بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے"۔

(قرارداد نامنظور ہوئی)

اگلی زیر التواء قرارداد نمبر 997 جناب محمد ایوب خان کی ہے جو کہ پیش ہو چکی ہے جس پر وزیر خزانہ نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا۔ وزیر خزانہ!---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ خواتین سے متعلقہ مشترکہ قرارداد بنالی ہے کہ نہیں اور کیا آپ کا رابطہ ہو گیا ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ہم نے تو ان سے بات کی تھی لیکن انہوں نے کوئی رابطہ نہیں کیا۔

جناب سپیکر: محترمہ! ابھی آپ ان سے contact کر لیں ناں کیونکہ ان سے بھی میں نے کہا تھا کہ اپوزیشن کی خواتین کو بھی اس قرارداد میں شامل کرنا ہے۔

(اس مرحلہ پر حکومتی واپوزیشن کی معزز خواتین ممبران نے کہا کہ ہم ایک دوسرے سے رابطہ کرکے قرارداد تیار کر لیتی ہیں)

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے اتنی دیر میں موجودہ قرارداد جو محترمہ مہوش سلطانہ کی ہے اسے ہم take up کر لیتے ہیں۔جی، محترمہ!

سابق معزز ممبر ملک عطاء محمد خان کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! شکریہ۔میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 6۔ فروری 2020 کو ملک عطاء محمد خان کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔مرحوم ایک بارعب اور انفرادی حیثیت کے مالک تھے۔ وہ 25۔ اکتوبر 1941 کو پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم ایچی سن کالج اور اعلیٰ تعلیم آکسفورڈ یونیورسٹی سے حاصل کی۔مرحوم نواب آف کالا باغ ملک محمد امیر خان کے داماد تھے۔ان کے نانا ملک محمد نواز خان سابق وفاقی وزیر اور فرانس میں پاکستان کے سفیر رہے۔ مرحوم سابق وزیر معدنیات چودھری شیر علی کے کزن تھے۔ مرحوم نے پاکستان میں نیزہ بازی اور bull racing کے فروغ کے لئے بہت کام کیا۔ انہوں نے دنیا کے سامنے پاکستان کا ایک ثقافتی، تاریخی اور پرامن ملک ہونے کا تاثر پیش کیا۔

مرحوم نے tent pegging کے بے شمار عالمی مقابلوں میں حصہ لیا اور بہت سے اعزازات پاکستان کے نام کئے۔BBC اور International Sports Channel نے ان پر بہت سی documentaries بنائیں اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔وطن عزیز کے لئے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گے۔

یہ ایوان ان کی خدمات پر ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 6-فروری 2020 کو ملک عطاء محمد خان کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ایک بارعب اور انفرادی حیثیت کے مالک تھے۔ وہ 25-اکتوبر 1941 کو پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم ایچی سن کالج اور اعلیٰ تعلیم آکسفورڈ یونیورسٹی سے حاصل کی۔ مرحوم نواب آف کالا باغ ملک محمد امیر خان کے داماد تھے۔ ان کے نانا ملک محمد نواز خان سابق وفاقی وزیر اور فرانس میں پاکستان کے سفیر رہے۔ مرحوم سابق وزیر معدنیات چودھری شیر علی کے کزن تھے۔ مرحوم نے پاکستان میں نیزہ بازی اور bull racing کے فروغ کے لئے بہت کام کیا۔ انہوں نے دنیا کے سامنے پاکستان کا ایک ثقافتی، تاریخی اور پرامن ملک ہونے کا تاثر پیش کیا۔

مرحوم نے tent pegging کے بے شمار عالمی مقابلوں میں حصہ لیا اور بہت سے اعزازات پاکستان کے نام کئے۔ BBC اور International Sports Channel نے ان پر بہت سی documentaries بنائیں اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ وطن عزیز کے لئے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گے۔

یہ ایوان ان کی خدمات پر ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے۔"

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انہوں نے جو نام کمایا اور کام کئے وہ قابل تحسین ہیں تو یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 6-فروری 2020 کو ملک عطاء محمد خان کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ایک بارعب اور انفرادی حیثیت کے مالک تھے۔ وہ 25-اکتوبر 1941 کو پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم ایچی سن کالج اور اعلیٰ تعلیم آکسفورڈ یونیورسٹی سے حاصل کی۔ مرحوم نواب آف کالا باغ ملک محمد امیر خان کے داماد تھے۔ ان کے نانا ملک محمد نواز خان سابق وفاقی وزیر اور فرانس میں پاکستان کے سفیر رہے۔ مرحوم سابق وزیر

معدنیات چودھری شیر علی کے کزن تھے۔ مرحوم نے پاکستان میں نیزہ بازی اور bull racing کے فروغ کے لئے بہت کام کیا۔ انہوں نے دنیا کے سامنے پاکستان کا ایک ثقافتی، تاریخی اور پرامن ملک ہونے کا تاثر پیش کیا۔
مرحوم نے tent pegging کے بے شمار عالمی مقابلوں میں حصہ لیا اور بہت سے اعزازات پاکستان کے نام کئے۔ BBC اور International Sports Channel نے ان پر بہت سی documentaries بنائیں اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ وطن عزیز کے لئے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گے۔
یہ ایوان ان کی خدمات پر ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! پہلے خواتین کی قرارداد لے لیں۔ یہ قرارداد محترمہ سیمابیہ طاہر، محترمہ طلعت فاطمہ نقوی، محترمہ شمسہ علی اور محترمہ راحیلہ نعیم کی طرف سے ہے۔ محترمہ شمسہ علی قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کے لئے تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! یہ قرارداد تمام خواتین کی طرف سے ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے یہ قرارداد تمام خواتین کی طرف سے ہے۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب سپیکر! میں اس کو پڑھنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کا نام تو میرے پاس آیا ہی نہیں ہے۔ رولز کے مطابق قرارداد کو وہی پڑھیں گی جس کا نام ہے لہٰذا محترمہ شمسہ علی اس کو پڑھ دیں۔ محترمہ راحیلہ نعیم! اس کے بعد آپ بھی پڑھ دینا یہ اچھا ہو جائے گا کہ تمام معزز خواتین کی طرف سے یہ قرارداد آجائے گی۔ محترمہ شمسہ علی! آپ قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ شمسہ علی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

خواتین کے عالمی دن پر پاکستانی خواتین
کو اپنے حقوق کے حصول کی کوششوں پر خراج تحسین پیش کیا جانا

محترمہ شمسہ علی: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"8-مارچ 2020 کو دنیا بھر کی طرح پاکستان میں بھی خواتین کا عالمی دن منایا گیا۔ پاکستانی خواتین تمام شعبہ ہائے زندگی میں قابل قدر خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس موقع پر تمام پاکستانی خواتین سے اظہار یکجہتی کرتا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں اپنے حقوق کے حصول کی قابل تعریف کوششوں پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ خواتین کی بدولت ہی خاندان مضبوط، معاشرے بااختیار اور اقوام کی تعمیر ہوتی ہے اور یہ کہ خواتین کو بااختیار بنائے بغیر کوئی معاشرہ فلاحی معاشرہ نہیں بن سکتا۔

یہ ایوان اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کی خواتین کو معاشی، سماجی اور سیاسی شعبوں میں بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت کی روشنی میں قومی دھارے میں لانے کے لئے ان کی بھرپور حمایت کی جائے اور انہیں بااختیار بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔"

جناب سپیکر: محترمہ راحیلہ نعیم صاحبہ! آپ بھی اس قرارداد کو پڑھ دیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! یہی قرارداد میں بھی پڑھ دوں؟

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ بھی پڑھ دیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! اچھا ہوتا کہ ہم سب خواتین کو بھی ساتھ بٹھا کر یہ لکھتے تاکہ اس میں دو چار لائنوں کا ہم بھی اضافہ کر دیتے۔

جناب سپیکر: محترمہ! جب یہ آپ پڑھیں گی تو یہ آپ کی طرف سے ہو جائے گی۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! اس سے بھی اچھی تحریر لکھی جاسکتی تھی تاکہ ایک اچھا message convey ہو جاتا۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ پڑھ دیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"8- مارچ 2020 کو دنیا بھر کی طرح پاکستان میں بھی خواتین کا عالمی دن منایا گیا۔ پاکستانی خواتین تمام شعبہ ہائے زندگی میں قابل قدر خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس موقع پر تمام پاکستانی خواتین سے اظہار یکجہتی کرتا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں اپنے حقوق کے حصول کی قابل تعریف کوششوں پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ خواتین کی بدولت ہی خاندان مضبوط، معاشرے بااختیار اور اقوام کی تعمیر ہوتی ہے اور یہ کہ خواتین کو بااختیار بنائے بغیر کوئی معاشرہ فلاحی معاشرہ نہیں بن سکتا۔

یہ ایوان اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کی خواتین کو معاشی، سماجی اور سیاسی شعبوں میں بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت کی روشنی میں قومی دھارے میں لانے کے لئے ان کی بھرپور حمایت کی جائے اور انہیں بااختیار بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔" شکریہ

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"8- مارچ 2020 کو دنیا بھر کی طرح پاکستان میں بھی خواتین کا عالمی دن منایا گیا۔ پاکستانی خواتین تمام شعبہ ہائے زندگی میں قابل قدر خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس موقع پر تمام پاکستانی

خواتین سے اظہار یکجہتی کرتا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں اپنے حقوق کے حصول کی قابل تعریف کوششوں پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ خواتین کی بدولت ہی خاندان مضبوط، معاشرے بااختیار اور اقوام کی تعمیر ہوتی ہے اور یہ کہ خواتین کو بااختیار بنائے بغیر کوئی معاشرہ فلاحی معاشرہ نہیں بن سکتا۔

یہ ایوان اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کی خواتین کو معاشی، سماجی اور سیاسی شعبوں میں بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت کی روشنی میں قومی دھارے میں لانے کے لئے ان کی بھرپور حمایت کی جائے اور انہیں بااختیار بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"8-مارچ 2020 کو دنیا بھر کی طرح پاکستان میں بھی خواتین کا عالمی دن منایا گیا۔ پاکستانی خواتین ہر شعبہ ہائے زندگی میں قابل قدر خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس موقع پر تمام پاکستانی خواتین سے اظہار یکجہتی کرتا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں اپنے حقوق کے حصول کی قابل تعریف کوششوں پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ خواتین کی بدولت ہی خاندان مضبوط، معاشرے بااختیار اور اقوام کی تعمیر ہوتی ہے اور یہ کہ خواتین کو بااختیار بنائے بغیر کوئی معاشرہ فلاحی معاشرہ نہیں بن سکتا۔

یہ ایوان اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کی خواتین کو معاشی، سماجی اور سیاسی شعبوں میں بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت کی روشنی میں قومی دھارے میں لانے کے لئے ان کی بھرپور حمایت کی جائے اور انہیں بااختیار بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو آپ کے پیچھے طارق مسیح گل ہیں ان کا دن تھا پہلے ان کو بولنے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہم دونوں اکٹھے ہیں ہمارا ایک ہی دن ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، پھر آپ فیصلہ کر لیں کہ پہلے کون بات کرے گا؟

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پہلے انہیں بات کرنے دیں میں ان کے بعد بات کر لوں گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ کا بے حد شکریہ۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! تمام خواتین کی طرف سے قرارداد پیش کی گئی تھی ہم خواتین اس پر بات کرنا چاہتی ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے پھر آپ دو، دومنٹ کے لئے بات کر لیں۔ جناب خلیل طاہر سندھو! یہ خواتین کی قرارداد ہے اس لئے خواتین ہی بات کریں گی آپ بات نہیں کریں گے یہ اچھا نہیں لگتا۔ جی، محترمہ طلعت فاطمہ نقوی!

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! اس قرارداد کو آگے بڑھانے کے لئے میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ میں انگریزی میں کچھ لکھ کر لائی ہوں اگر آپ اجازت دیں تو کیا میں وہ پڑھ دوں؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے آپ کو اجازت ہے۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔

We commemorate women's day to pay our respects to all the women we know from the mothers that nurtures us, protect us and guide us to the sisters, wives, daughters that we all become. We celebrate the high achievements of those who challenge themselves or

face challenges and honor them. We lend our support to those who amongst us, who need us in the time of strife and we honor those who are under severe conditions to support their loved ones. 8th March is the day that all human beings unite to pay the respects for the blessings, support and unconditional love that has been bestowed on each of us by the women who have touched our lives. On this special day we pledge to make the world a better place for women, to safeguard them from harassment, violence, subjugation to ensure that they are given their due rights and to help alleviate them from the misery and haplessness. Let us all work together to make the world and Pakistan a better place for women. Thank you.

جناب سپیکر: جی، محترمہ کنول پرویز چودھری!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اس ایوان میں بیٹھی اپنی ہر خاتون بہن کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ آج کی قرارداد کے پاس ہونے کے حوالے سے اور definitely میں سلام پیش کرتی ہوں اس ہاؤس میں بیٹھی ہر اس خاتون کو جس کے یہاں تک پہنچنے کی ایک struggle ایک محنت شامل ہے۔

جناب سپیکر! میں آج پنجاب کے اس ایوان میں کھڑی ہو کر پورے پنجاب کی خواتین کی ترجمانی کرتے ہوئے یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ پنجاب میں کم از کم ایسے قوانین کا نفاذ کیا جائے جس سے صنفی امتیاز ختم ہو، جس سے تیزاب گردی کی حوصلہ شکنی ہو اور ایسے قوانین جو کہ پہلے سے موجود ہیں ان کا صرف نفاذ کر دیا، انہیں رائج کر دیا جائے اور ان پر implementation کر دی جائے۔ کتنا ہی اچھا ہو کہ ہر وہ بچی جو کہ سکول جانے کا حق رکھتی ہے لیکن سکول تک نہیں پہنچ سکتی تو اس ایوان میں کھڑے ہو کر میں یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ ایسے رولز بنا دیئے جائیں اور ایسے کام کر دیئے جائیں کہ ہر وہ بچی جو کہ سکول جانے کا حق رکھتی ہے وہ سکول تک پہنچ جائے۔ ہر عورت کا یہ حق ہے

کہ اسے بہترین صحت کی سہولیات ملیں، ہر عورت کا یہ حق ہے کہ اسے تحفظ ملے اور ہر عورت کا یہ حق ہے کہ اسے مساوی طور پر وہ تمام حقوق ملیں جو کہ آئین پاکستان اسے دیتا ہے۔

جناب سپیکر! میں بھرپور انداز سے اس چیز کا مطالبہ کرتی ہوں کہ کم از کم حقوق وراثت کے قانون پر سختی سے عملدرآمد کروایا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! حقوق وراثت، حق تعلیم، حق صحت بنیادی حق ہے جو ہر خاتون اور ہر پیدا ہونے والی بچی اپنا یہ right لے کر دنیا میں آتی ہے۔ میری اس چیز پر بھی آراء ہیں کہ یہاں ایوان میں بیٹھی ہوئی سیاسی خواتین کو نمائندگی آبادی کے تناسب سے دی جائے اور نہ صرف ہمیں نمائندگی چاہیئے بلکہ ہمیں اس ایوان میں بیٹھے ہوئے اپنے elected بھائیوں جیسے اختیارات بھی چاہئیں۔ ہمیں privileges بھی ویسے چاہیئے۔، ہمارا یہ حق ہے کہ جب ہم یہاں کھڑے ہو کر بات کریں تو ہماری بات کو پوری توجہ سے سنا بھی جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھرپور درخواست کرتی ہوں کہ کم از کم پنجاب میں جو بچیوں کے ساتھ ریپ، جو بچیوں کے ساتھ زیادتی اور جو بچیوں کی انتہائی کم عمری کی شادی، یہ بہت بڑا المیہ بنتا جارہا ہے۔ پنجاب میں بلکہ پورے پاکستان میں ایسی بچیاں اور ایسی خواتین جو ونی کے نام پر، جو ستی کے نام اور جو غیرت کے نام پر قتل کر دی جاتی ہیں تو میں آج اس ایوان میں ان تمام elements کی حوصلہ شکنی کرتی ہوں۔ شکریہ

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میں سے ایک ہی بولے گی اور ایک ادھر سے بولے گی کیونکہ پھر اذان مغرب ہونی ہے۔ آپ تینوں فیصلہ کر لیں کہ کس نے بولنا ہے۔ یہ خواتین کا اچھی یکجہتی کا مظاہرہ ہے۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ آپ دونوں میں سے فیصلہ کر لیں، بس ایک نے بولنا ہے۔ محترمہ سبرینہ جاوید! چلیں، ان کو بول لینے دیں۔ محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! شکریہ۔ اگر House in order ہو جائے تو میں اپنی بات شروع کروں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، Please order in the House.

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع بھی ضرور دینا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ کو کسی اور پوائنٹ پر بات کرنے کا موقع دے دوں گا۔ آپ ابھی یہ بات ختم ہو لینے دیں کیونکہ اذان مغرب ہو جانی ہے۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! میں اپنی بات ایک چھوٹی سی نظم سے شروع کرنا چاہوں گی جو کہ ہماری جرنلسٹ کمیونٹی سے دوست ہیں جنہوں نے یہ women day کے موقع پر لکھی ہے:۔

خدائے ذوالجلال تو زمین پر آکر دیکھ تو
ادھ موئی یہ لڑکیاں زندگی کی اوج پر
موت کی یہ ہچکیاں بدن سے کان کو لگائے
سن ذرا یہ سسکیاں تیرے ہیں جو جانشین
ان نحیف جسموں پر کر رہے ہیں مرضیاں
خدائے ذوالجلال تو زمین پر آکر تو دیکھ

جناب سپیکر! اگر دنیا میں سب کو انصاف مل جائے تو کیا بات ہے۔ اگر عورتوں کو یہ لڑائی نہ لڑنی پڑے تو کیا بات ہے۔ اگر کمزور کو اپنی کمزوری کی وضاحت نہ دینی پڑے تو کیا بات ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ عورتیں برابری مانگ رہی ہیں اور وہ مردوں سے اونچا درجہ رکھتی ہیں تو اپنے آپ کو نیچا کر رہی ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ عورتین جو ہیں وہ مردوں سے کمزور ہیں تو برابر کیسے ہو سکتی ہیں۔ ہم تو برابری مانگ ہی نہیں رہی ہیں۔ مردوں کی سوسائٹی میں کسی مرد کو یہ اندازہ ہی نہیں ہو سکتا ہے کہ

عورتوں کو اپنی لڑائی sameلڑائی جو آپ لڑ رہے ہوتے ہیں اس کے لئے کتنا فالتو کام کرنا پڑتا ہے۔ آج آپ کے توسط سے دو چھوٹی چھوٹی گزارشات ہیں اور۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں!ٹھیک ہے گزارشات کر لیں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر!میرے خیال میں ان دونوں گزارشات پر پورے ایوان کی عورتیں میرا ساتھ دیں گی۔ ایک اس اسمبلی کو بنے ہوئے ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔ اگر women cocus کی تشکیل اس اجلاس کے دوران کر دی جائے تو.We will be gratefull

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: یہ گزارش آ گئی اب nextبولیں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر!ہماری دوسری request یہ ہے کہ ایک ratio کے مطابق اس ایوان کے اندر عورتوں کی representationہے۔ اگر تمام چیزوں کے اندر عورتوں کی representationجیسا کہ standing committeesمیں،پارلیمانی سیکرٹریز میں اور different nominations کے اندر gender parity کا خیال رکھتے ہوئے اس ratio کو ذہن میں رکھا جائے تو.We will be gratefull میرے خیال میں پورے ایوان کی عورتیں اس بات پر میرے ساتھ ہوں گی۔ چاہے وہ جس طرف کی بھی ہوں۔ شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ ایک سیکنڈ بیٹھ جائیں۔جی،اب سید حسن مرتضٰی بات کریں گے۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر!جناب ممتاز علی چانگ کا رحیم یار خان میں بارشوں کے حوالے سے کوئی مسئلہ ہے اگر آپ اجازت دیں تو یہ پہلے عرض کر لیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں!ٹائم ختم ہو جانا ہے۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر!صرف ایک سیکنڈ۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں جی،ایک سیکنڈ ہو گیا۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ پانچ مارچ 2020 کو رحیم یار خان کے اندر کافی heavy بارش ہوئی ہے اور ژالہ باری بھی ہوئی ہے۔ اس سے حلقہ پی پی۔266 اور پی پی۔265 میں کافی سارے کاشتکاروں کا نقصان ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اس ہاؤس سے گزارش ہے کہ ان کاشتکاروں کے لئے سوچا جائے اور لوکل گورنمنٹ اور ڈی سی کو آرڈر کیا جائے تاکہ ان کی کوئی مالی مدد کی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: یہ نوٹ ہو گیا ہے۔ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ بیٹھے ہیں وہ انشاء اللہ اس پر کچھ کریں گے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں مگر جناب خلیل طاہر سندھو کا بھی کوئی بڑا ضروری پوائنٹ آف آرڈر ہے وہ مجھے جھڑک رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ طے ہو گیا ہے۔ ان کے ساتھ طے ہو گیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں پنجابی وچ عرض کراں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں جناب دی توجہ چاہندا آں اور سارے ہاؤس دی توجہ وی چاہندا آں کہ ساڈے اے دن۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایسا کام نہ کریں کہ توجہ چاہندیاں کوئی نواں کٹا کھول دیو۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! نہیں، میں کوئی ایسی گل نیں کردا۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

پرائیویٹ سکولوں کی فیسوں میں کمی،
فارم ٹو مارکیٹ سڑکوں کی مرمت اور ہیلتھ پالیسی پر عملدرآمد کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری گزارش اے کہ اے دن اسیں پچھے جارے ایں۔ میں کوشش کراں گا کہ لفظ وی کوئی بہتر ہون اور کسے نوں انہاں تے اعتراض نہ ہووے۔ اٹھاراں مہینے ہوگئے نیں آج تک ساڈی پیشرفت نہیں ہوسکی، اسیں کسی چیز دا کوئیroadmap دے دِتا ہووے، کوئی اپنی پالیسی دے دتی ہووے تاکہ اسیں وی کوئی بہتری دی امید رکھئے اور اس دے نال ٹُرسکئے۔ آج صبح میں گھروں نکل رہیا ساں تے مینوں میرے بچیاں نے سکول دا فیس بل دِتا اور او اتنا زیادہ سی کہ انتہائی تکلیف ہوئی کہ یار اے کی اے جیڑا ساڈا بنیادی حق اے تعلیم، حکومت وقت کوئی وی ہوئے جیویں سندھ وچ پیپلز پارٹی دی حکومت اے تے اُتھے پیپلز پارٹی دی ذمہ داری اے اور ساڈے اتھے پنجاب وچ پی ٹی آئی دی ذمہ داری اے۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ اپنی بات جاری رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! حکومت وقت دی اے ذمہ داری اے ایس تے پہلے سپریم کورٹ وی، ہائی کورٹ ویintervene کرچکے نیں، اُنہاں دے کجھ فیصلے وی آئے جنہاں تے عملدرآمد نہ ہوسکیا۔ ساڈے وزیراعظم وی بے شمار مافیاز داذکر کرچکے نیں۔ اے کیہڑے مافیاز نیں جیڑے حکومت دی پکڑ وچ آرہے نیں، انہاں نوں کوئی عدالت ڈکا دے رہی اے، کوئیLaw Enforcement Agencies کجھ کر رہیاں نیں، ساڈی ایف آئی اے تے ناکوئی ادارہ انہاں دے خلاف کوئی کارروائی کر رہیا اے۔ اے اتنے ہی طاقتور تے منہ زور نیں کہ اسیں اتنے ہی بے بس ہاں کہ اسیں انہاں دے بارے کجھ وی نیں کر سکدے۔ اسیں قطعاً اے نیں کہندے کہ جو انہاں دیاں جائز فیساں نیں اے اُس جائز توں وی زیادہ لوَن لیکن ساڈی قوت خرید تے، قوت برداشت وی ویکھن کہ ساڈے اندر کتنی سکت رہ گئی اے۔

جناب سپیکر! اگر ایسے اندازے نال تسیں ہیلتھ ول چلے جاؤ میں اگلے دن کسے دفتر وچ گیا اُتھے مینوں اک ہیلتھ رپورٹ نظر آئی تے جناب محمد بشارت راجہ میرے خیال ہنس رہے سن۔ میں

اینہاں اُنھوں پڑھ تے نا سکیا لیکن جو میری سمجھ وچ آیا اُوہ سن 2017-18,2018-19, دی رپورٹ سی اُنھدے وچ ہزاراں دے وچ کارڈیک مریض نیں، کسے دا سٹنٹ پاس ہو رہیا اے، کسی دا بائی پاس ہو رہیا اے، ہزاراں دی تعداد سی اور اچانک او گھٹدی گھٹدی ہن اوہ بلکل معمولی رہ گئی اے جدوں۔ اسیں حلقے وچ جاندے ہاں تے اموات دی ratio بہت ودھ گئی اے اور علاج دی ratio گھٹ دی جا رہی اے۔ کیا میں ایتھے آکھاں کہ ساڈے کول علاج نہ ہون دی وجہ توں اموات ہو رہیاں نیں۔ ساڈے کول لوگاں نوں جیڑی بنیادی طبی سہولتاں نیں اُوہ میسر نہیں نیں۔ جدوں اسیں حلقیاں وچ جاندے ہاں تے road infrastructure دا اے عالم اے کہ روڈ ٹُٹ پُھٹ دا شکار نیں اور ساڈے جیڑے مین ہائی ویز نیں جیڑے ساڈے ڈویژنل ہیڈ کواٹر نوں لنک کر دے نیں، جیڑے ساڈے شہراں نوں جوڑدے نیں میرے چنیوٹ سٹی وچوں کراچی تو پشاور والی ٹریفک وی گزردی اے۔ اُوتھے کوئی اک سڑک وی ٹھیک نیں اور کوئی repair دا فنڈ نیں، کوئی patch work دا فنڈ نیں۔ ایسے ہی طریقے نال اسیں سارے دن بدن گراوٹ دا شکار ہوندے جا رہے آں اور اگر اسیں اہنوں مل کے نا روکیا، اسیں پوائنٹ سکورنگ دے چکر وچ رہے تے میں ایتھوں اپوزیشن وچوں بولنا میں حکومت دے خلاف ہی بولنا اے اور حکومت نے وی اُتھوں کوئی چیز میری ذات دے بارے وچ ہی کرنی اے۔

جناب سپیکر! میں اج بڑی واضح گل کر رہیاں ساڈا میڈیا وی سن رہیا اے اسیں بالکل پستی دا شکار ہوندے جا رہیں آں، گراوٹ دا شکار ہوندے جا رہے آں ساڈا infrastructure وی تباہ ہو گیا۔

جناب سپیکر! اے میری عرض سن لیں ساڈے کول جیڑا نصاب اے اُوہ اک بنیادی ضرورت اے ساڈا نصاب اگر درست نہیں ہووے گا تے اسیں کدی وی کسے بہتری والے پاسے نہیں جا سکاں گے۔ اے کڈا وڈا المیہ اے کہ ساڈے جیڑے freedom fighter سن، جہیڑے ہیرو سن، ساڈی تاریخ دا اے حال اے کہ ساڈے freedom fighters گوریاں دے خلاف وی لڑدے رہے نیں، جیڑے ایتھے حملہ آوراں دے خلاف وی لڑدے رہے اُنہاں نوں بدمعاش بنا کے پیش کیتا جاندا اے اُنہاں نوں باغی اور ڈاکو بنا کے پیش کیتا جاندا اے۔ اے کیوں نہیں ساڈے نصاب دے وچ۔۔۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضٰی! ٹھیک ہے یہ آپ کی طرف سے ساری پالیسی کی بات آگئی ہے۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! ٹائم بہت اے، میری عرض سن لیں، میں کوئی غلط گل نہیں کر رہیا ہاں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ہوگئی پھر جواب بھی آنا ہے پھر نماز کے لئے وقفہ کرنا ہے۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! نماز بھی ہونی ہے لیکن اگر اسیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات آگئی ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ! ایک تو جو پوائنٹ انہوں نے کہا ہے اس کے اوپر سپریم کورٹ کا آرڈر بھی ہے کہ پرائیویٹ سکولوں کی فیسیں کم کی جائیں اور فیسوں کو monitor کرنے کی ضرورت ہے اور جو ایجوکیشن کے حوالے سے پالیسی ہے اور جو ان کا پوائنٹ ہے کہ جو ہماری لنک روڈز ہیں اور farms to market roads ہیں ان کے repairs کے فنڈز اور تیسری اُن کی بات ہیلتھ پالیسی کے حوالے سے ہے اب پھر وہ یہ کہیں گے کہ پچھلی حکومت کی بات کر رہے ہیں تو اگر جو ہمارے سارے projects continue رہتے تو آج یہ کمی نہیں آنی تھی۔ جس طرح انہوں نے کارڈیالوجی کی بات کی ہے تو وزیر آباد کا کارڈیالوجی ہسپتال اب میں نے آکر چلوایا ہے اور آپ نے چلوایا ہے اور اس گورنمنٹ کی مدد سے چلا ہے تو گوجرانوالہ ڈویژن ایک کروڑ کی آبادی کا ڈویژن ہے۔ تو وہاں اتنی اموات ہوئی ہیں میں نے اُس وقت بھی بتایا تھا کہ پانچ ہزار سے زیادہ اموات ہوئی ہیں اور وہ آکر اب چلا ہے اور اُس میں اب آگر تھوڑا تھوڑا کام شروع ہوا ہے اس میں ابھی بہت کام ہونے والا ہے یہ ساری چیزیں اپنی جگہ پر ہیں تو یہ پالیسی کو طریقے سے کسی شکل میں لے کر آئیں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پوائنٹ آف آرڈر پر اتنی لمبی بات نہیں ہو سکتی پھر حکومت نے بھی اس کا جواب دینا ہے تو نماز کا بھی ٹائم ہو رہا ہے اور ویسے بھی اجلاس کا ایجنڈا بھی مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس مورخہ 11۔مارچ2020 بروز بدھ سہ پہر 3:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔